الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹

جمعۃ المبارک ۲۰ر دسمبر ۲۰۰۲ء

۱۵ر شوال ۱۴۲۳ ہجری قمری ۲۰ر فتح ۱۳۸۱ ہجری شمسی

شمارہ ۵۱

بہترین لوگ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہارے بہترین لوگوں کے بارہ میں نہ بتاؤں۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ فرمایا:

تمہارے بہترین افراد وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور اخلاق اچھے ہوں۔ (مشکوٰۃ کتاب الادب باب الرفق)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسرِ صلیب کا کام پورا ہو جائے۔

بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں۔

"حدیث شریف میں دجّال کے متعلق آیا ہے کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِہٖ۔ اس کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہوں گے۔ زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجّال کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ زمینی اسباب خود اس کے پاس بہت ہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا اعلیٰ ہتھیار ہونا چاہئے جو اس کے پاس نہ ہو، تب تو ہم فتح پا سکتے ہیں۔ آج کل مخلوق پر دنیا کی حُبّ حد سے زیادہ غالب ہے۔ اس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے۔ لکھا ہے کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دنیا کی محبت ہے۔ بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم کو سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی کہ اے خدا نہ تو ہمیں ﴿مَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ﴾ میں سے بنائیو اور نہ ﴿ضَآلِّیْن﴾ میں سے۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰؑ ہی ہیں۔ ﴿مَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ﴾ وہ قوم ہے جس نے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ عداوت کرنے اور اُن کو ہر طرح سے دُکھ دینے میں غلو کیا۔ اور ﴿ضَآلِّیْن﴾ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کے ساتھ محبت کرنے میں غلو کیا اور خدائی صفات ان کو دے دئے۔ صرف ان دونوں کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دعا سکھلائی گئی ہے۔ اگر دجّال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو یہ دعا اس طرح ہوتی کہ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الدَّجَّال"۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو کہ اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کرتی ہے۔ یہ عیسائیوں کے مشن ہی ہیں جو کہ اس زمانہ میں ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں کہ اسلام کو سطحِ دنیا سے نابود کر دیں۔ اسلام کے واسطے یہ سخت مضر ہو رہے ہیں اور باوجود ایسے سخت صدمات دیکھنے کے پھر خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے پڑنا اور دجّال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا سخت غلطی میں داخل ہے۔ ہمارے سامنے تو ایسا خطرناک دجّال موجود ہے کہ اس کی نظیر پہلی امتوں میں موجود نہیں۔ کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اس کو زیر نہیں کر سکتا۔ ہاں خدا کے ہاتھوں سے یہ کام ہوگا۔ یہ کام جو ہمارے در پیش ہے اور جس کا ہم نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم کسرِ صلیب کے واسطے آئے ہیں یہ ہمارے واسطے کوئی تھوڑا سا غم نہیں کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پھر معجزات اور کرامات بھی کوئی شئے نہیں۔ ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہیں کر سکتا اور بازی اچھی لگا لیتا ہے تو یہ امر اس کی طبابت کے دعویٰ کو مفید نہیں ہو سکتا۔ پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسرِ صلیب کا کام پورا ہو جائے۔

دوسرا پہلو غم کا اندرونی، قوم کے متعلق ہے جو سیدھی بات کو الٹا سمجھتے ہیں اور دوست کو دشمن خیال کرتے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی دشمنی کرتے ہیں اور جو بات آنحضرت ﷺ کے حق میں تائیدی ثبوت ہو وہ اگر ہم میں پایا جاوے تو اس ثبوت سے بھی انکار کر جاتے ہیں۔ مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالیٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بناتا تو فوراً ہلاک کیا جاتا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعویٰ نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے۔ بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بھی تائید کرتی ہے اس واسطے اس سے قطعاً انکار کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں، مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت ﷺ کے واسطے خاص ہے دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نادان نہیں جانتے کہ کیا دلیل بھی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے؟ جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل۔ ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کی جاتی ہے کہ اس نے فلاں کام کیوں کیا؟ تو کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو خدا تھا اور اس کے واسطے جائز تھا، جو چاہتا کرتا۔ بیوقوف نہیں جانتے کہ دعویٰ خدائی تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل۔ یہ دعویٰ بطور دلیل کے کس طرح پیش ہو سکتا ہے۔

سو جھوٹے دعویٰ والا کبھی سرسبز نہیں ہوا۔ کبھی کاذب کو اتنی مہلت نہیں ملی جتنی کہ آنحضرت ﷺ کو ملی۔ افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی دشمنی کی جاتی ہے۔ جو تبدیلی ہم اس وقت قوم کے درمیان چاہتے ہیں وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ ورنہ زمینی لوگوں کے اختیار میں نہیں کہ وہ عظیم الشان کام کر دکھلائیں۔ ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکّہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا۔ وہ سب آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہؓ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہؓ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ قوم کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے تقویٰ اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تب ہی کچھ بن سکے گا"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۵۸ تا ۶۱)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے

اللہ تعالیٰ رؤوف ہے وہ اپنے بندوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رأفت کے معنی ایسی انتہائی مہربانی کے ہیں جو احسان اور بخشش کا تقاضا کرتی ہے

(قرآن مجید، احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رؤوف کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۳/ دسمبر ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۳ر دسمبر) اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ بلڈ پریشر، شوگر وغیرہ بھی کنٹرول میں ہیں۔

فزیو تھراپی کا عمل بھی جاری ہے۔ حضور انور پہلے سے زیادہ وقت دفتر میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور دفتری امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

۸؍دسمبر کو ماہر نیورو فزیشن جنہوں نے حضور انور کو خون کی نالی کے آپریشن کا مشورہ دیا تھا نے حضور انور کی رہائش گاہ پر آکر معائنہ کیا اور آپریشن کے بعد بحالیٔ صحت کی رفتار کو انتہائی قابلِ اطمینان قرار دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آٹھ دس ہفتوں میں طبیعت بہت بہتر ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہم اپنے پیارے امام کو مکمل صحت و تندرستی کے ساتھ دیکھ سکیں اور حضور ایدہ اللہ کے علم و عرفان سے فیضیاب ہوں۔ احباب جماعت اس خوشی کے موقع پر دعاؤں اور صدقات پر مزید توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ نے ۱۳؍دسمبر کو مسجد فضل لندن میں مختصر خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی صفت رؤوف کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کی آیت ۱۴۴ کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا اور بتایا کہ آج کے خطبہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رؤوف کا مضمون شروع ہو جائے گا۔ حضور نے سب سے پہلے لفظ رؤوف کے لغوی معنی بیان فرمائے اور بتایا کہ رأفت کے معنی ایسی انتہائی مہربانی کے ہیں جو احسان اور بخشش کا تقاضا کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں ایک حدیث اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد بھی پڑھ کر سنایا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ خدائے رؤوف و رحیم کے اس احسان پر کہ اس نے ہمارے پیارے آقا کو صحت عطا فرمائی ہے اپنی دعاؤں میں مزید کوشش کریں کہ وہ شافیٔ مطلق حضور ایدہ اللہ کو مکمل شفا اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ بیماری اور کمزوری کے تمام عوارض کو کلیۃً دور فرمائے اور حضور کو تمام مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

❁❁❁❁

وقف جدید کا مالی سال ۲۰۰۲ء

وقف جدید کا مالی سال ۳۱؍دسمبر ۲۰۰۲ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک کسی وجہ سے اپنے وعدہ کے موافق پوری ادائیگی نہیں کی وہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادائیگی فرما دیں اور جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں وہ اس میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان وقف جدید خصوصی مساعی بروئے کار لائیں۔

تمام امراء کرام، مبلغین کرام اور صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وصولی کی رپورٹ ۲۵؍دسمبر ۲۰۰۲ء تک وکالت مال لندن کو پہنچانے کا انتظام فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

وہ ایک شخص ہمیں زندگی سے پیارا ہے

ہم اہلِ درد کا وہ ایک ہی سہارا ہے
خدا دلوں پہ اسی سے تو آشکارا ہے
اسی کے دم سے سلامت اسی سے روشن ہے
یہ گھر جو امن و محبت کا استعارہ ہے
یہ نور کب کسی انسان کے مقدر میں
وہ آفتاب ہے ؟ مہتاب ہے ؟ ستارہ ہے ؟
وہ جس کے قدموں میں رفتار ہے شعاعوں کی
زہے نصیب کہ وہ پیشوا ہمارا ہے
بجز خدا اسے کیسے کوئی سہارا دے
بذاتِ خود جو توانائی ہے ، سہارا ہے
جو لڑکھڑائے تو ڈوبے ہے کائنات کی نبض
وہ ایک شخص ہمیں زندگی سے پیارا ہے
ہم اس کے دکھ میں خدایا تجھے پکارتے ہیں
وہ جس نے اوروں کے دکھ میں تجھے پکارا ہے
ہم اس کے علم سے تا حشر فیض پاتے رہیں
جو اپنی ذات میں یونان ہے بخارا ہے
مرے خدا مری خاموشیوں کو سُن لینا
کہ میرا نطق تو رنج و الم سے ہارا ہے

(آصف محمود باسط۔ گلاسگو)

اعلانات بابت وصیت بیرون

دفتر وکالت مال (ثانی) شعبہ وصایا بیرون سے آمدہ ہدایات کے مطابق موصیان کی خدمت میں عرض ہے کہ:۔

(۱)...... مالی سال (یعنی ۳۰؍جون) ختم ہونے پر موصی حضرات کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقامی جماعت یا نیشنل جماعت سے اپنی سالانہ ادائیگیوں کا حساب چیک کریں اور اگر کہیں فرق نکلے تو اس کی تصحیح ضرور کروالیں۔

(۲)...... ہر ایک موصی کے لئے یہ امر نہایت مفید ہے کہ وہ حصہ آمد اور حصہ جائیداد کے چندہ جات کی رسیدات نیز سرٹیفکیٹس اور وصیت سے متعلقہ دیگر کاغذات کی ایک فائل تیار کر کے اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

(۳)...... نقل مکان کی صورت میں موصی کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ سابقہ جماعت، نیشنل ہیڈکوارٹر اور مرکز سلسلہ (وکالت مال ثانی شعبہ وصایا بیرون) کو اپنے نئے ایڈریس سے مطلع کرے۔ نیز سابقہ جماعت سے اپنے چندہ وصیت کا مکمل حساب حاصل کر لے۔

(۴)...... موصی حضرات کے لئے یہ امر نہایت ضروری اور مفید ہے کہ وہ اپنی وصیت کے سلسلہ میں نیشنل ہیڈکوارٹر اور مرکز سلسلہ میں وکالت مال ثانی شعبہ وصایا بیرون سے باقاعدہ اور مسلسل رابطہ رکھیں۔

(۵)...... موصی حضرات کو اپنی یہ عادت بنا لینی چاہئے کہ جب بھی انہیں مرکز سلسلہ میں آنے کا موقع ملے تو وکالت مال ثانی شعبہ وصایا بیرون میں تشریف لا کر اپنی رسیدات کے ساتھ اپنے کھاتہ وصیت کو چیک کر کے تسلی کر لیں کہ حساب مکمل ہے۔

(۶)...... قواعد کے مطابق موصی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جائیداد کی تبدیلی کی اطلاع وکالت مال ثانی کے ذریعہ مجلس کارپرداز کو لازمی کرے۔ یہ تبدیلی خواہ کسی بھی صورت میں ہو جو جائیداد کی فروخت، ٹرانسفر، ہبہ، اضافہ، نئی خرید، امانت یا بے نامی کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۷)...... موصی کی اپنی جائیداد کو ھبہ بحق وارث یا وارثان کی صورت میں بھی اس جائیداد کا حصہ وصیت ادا کرنا لازمی ہوتا ہے۔

(۸)...... اگر کسی موصی کے پاس کوئی جائیداد کسی کی امانت کے طور پر ہو تو ایسی جائیداد کے متعلق وکالت مال ثانی کے ذریعے مجلس کارپرداز کو آگاہ کرنا موصی کی ذمہ داری ہے تا یہ جائیداد موصی کی وفات پر اس کی شمار نہ کی جائے۔

(۹)...... تمام موصی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ سالانہ حساب کے لئے فارم جدول "ج" ضرور پر کر کے واپس بھجوائیں۔ اس فارم کی تکمیل میں ہر موصی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی مختلف ذرائع سے ہونے والی آمد پر مجموعی واجب الادا چندہ معین کر کے تحریر کرے۔ اگر کسی موصی کو کسی وجہ سے فارم جدول "ج" نہ ملے تو سادہ کاغذ پر بھی اپنا چندہ معین کر کے سیکرٹری وصایا کے ذریعہ بھجوا سکتے ہیں۔

(۱۰)...... قاعدہ نمبر ۵۱ کی روشنی میں موصی کو اپنی جائیداد سے اگر کوئی آمدنی ہوتی ہو تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 ادا کرنا لازم ہوگا۔

(۱۱)...... قاعدہ نمبر ۵۲ کی روشنی میں جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصد (بھی) ادا کر دیا گیا ہو اس پر بھی حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 کی ادائیگی لازمی ہوگی۔

(۱۲)...... قاعدہ نمبر ۵۳ کی روشنی میں ہر موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنی جائیداد کی تفصیل ہر پانچ سال کے بعد حسب نمونہ جائیداد فارم پر دفتر کو دے۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

نئے عہدنامہ کے الہامی مقام کا جائزہ

تاریخی حقائق۔ اناجیل کے باہمی اختلافات و تضادات

محققین بائبل کے اعترافات

(مشہور پادری وھیری کے قرآن مجید پر اعتراضات کے جواب میں ایک ٹھوس علمی و تحقیقی مقالہ)

(سید میر محمود احمد ناصر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ نیا عہدنامہ یونانی زبان میں لکھا گیا۔ اس زبان میں نئے عہدنامہ کا کوئی ایک بھی معین و مسلّم نسخہ نہیں ملتا۔ ناواقف آدمی یہ دھوکہ کھاتے ہیں کہ نیا عہدنامہ بھی قرآن مجید کی طرح کوئی معین مسلّمہ متن پر مشتمل کتاب ہے۔ حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے اور نئے عہدنامہ کے الہامی مقام کو شدید نقصان پہنچاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج جو نیا عہدنامہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے وہ چھاپہ خانہ کی ایجاد سے پہلے کے قلمی مخطوطات کو سامنے رکھ کر مرتب کیا جاتا ہے اور یہ مخطوطات مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں لکھے گئے اور مختلف قسم کے کاغذ پر اور مختلف طرز تحریر میں تحریر ہوئے۔ ان مخطوطات میں جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں باہمی ہزاروں ہزار اختلافات ہیں۔ ان مختلف مخطوطات کو مدنظر رکھ کر یہ کوشش کی جاتی ہے کہ پتہ لگایا جائے کہ اصل لکھنے والوں نے کیا لکھا تھا اور اس غرض سے ایک پورا فن وجود میں آچکا ہے جو Textual Criticism کے نام سے موسوم ہے۔ یہاں مختصراً ان مخطوطات کا تعارف کروایا جاتا ہے اور ان کے باہمی اختلافات کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے۔

موجودہ نیا عہدنامہ

مختلف مخطوطات سے مرتب کیا جاتا ہے

جن مخطوطات سے آج نیا عہدنامہ مرتب کیا جاتا ہے ان کو سہولت کے لئے چند جماعتوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلی جماعت ان مخطوطات پر مشتمل ہے جو چوتھی صدی عیسوی سے دسویں صدی عیسوی کے درمیان لکھے گئے اور بڑے یونانی حروف میں مرقوم ہیں۔ چوتھی صدی عیسوی سے پہلے کے مخطوطات جن میں سے کوئی بھی مکمل شکل میں موجود نہیں سکرول (Scroll) کہلاتے تھے۔ کیونکہ وہ سکرول کی شکل میں لپیٹ کر رکھے جاتے تھے مگر چوتھی صدی کے بعد مخطوطات کتابی شکل اختیار کر گئے اور کوڈیکس کہلائے جانے لگے۔ (اس لفظ کی جمع Codices ہے) مخطوطات کی یہ جماعت آج کل نیا عہدنامہ مرتب کرنے کے لئے سب سے اہم سمجھی جاتی ہے۔ اس جماعت کے بعض اہم کوڈیکس یہ ہیں:

(۱)...... کوڈیکس א :(یہ عبرانی الف ہے) یا کوڈیکس Sinaiticus:

یہ کوڈیکس جرمن عالم ٹیشنڈارف کو طور سینا پر بنی ہوئی خانقاہ سینٹ کیتھرائن سے ملا جو اس نے زار روس کو تحفہ کے طور پر دیا اور روس میں انقلاب کے بعد برطانیہ نے خرید کر برٹش میوزیم میں محفوظ کر لیا۔

(۲)...... کوڈیکس B یا کوڈیکس :Vaticanus

یہ مخطوطہ پوپ کی لائبریری میں ویٹیکن میں تھا اور نپولین بوناپارٹ نے جب اٹلی فتح کیا تو جو اشیاء وہ اپنی اظہار شان کے لئے ساتھ لایا ان میں یہ مخطوطہ بھی شامل تھا۔ اور اس طرح علمی دنیا اس سے فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو گئی۔

(۳)...... کوڈیکس A یا کوڈیکس :Alexandrinus

یہ مخطوطہ ترکی کے یونانی کلیسیا کے بطریق Cyril Lucar نے شاہ انگلستان کو تحفہ دیا اور اب برٹش میوزیم لندن میں ہے۔

(۴)...... کوڈیکس D یا کوڈیکس :Bezae

جو غالباً پانچویں صدی کا ہے اور ایک عالم Theodore Bezae نے کیمبرج یونیورسٹی کو تحفہ دیا اور اب یونیورسٹی کی لائبریری میں ہے۔

☆...... **مخطوطات کی دوسری جماعت** جس سے نیا عہدنامہ مرتب کرتے ہوئے مدد لی جاتی ہے جو نویں صدی عیسوی سے چھاپہ خانہ کی ایجاد تک لکھے گئے اور چھوٹے یونانی حروف میں رواں ہاتھ میں مرقوم ہیں اور نسبتاً زیادہ مقدار میں ہونے کی وجہ سے اور باہم مشابہت رکھنے کی وجہ سے "خاندانوں" میں تقسیم کرائے گئے ہیں۔ ان میں سے فیملی (Family) نمبر ۱، اور فیملی (Family) نمبر ۱۳، نئے عہدنامہ کی ترتیب و تدوین کے لئے زیادہ اہم سمجھی جاتی ہیں۔

☆...... **مخطوطات کی تیسری جماعت** مکمل مخطوطات پر مشتمل نہیں بلکہ چوتھی صدی سے قبل کے لکھے ہوئے مخطوطات کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں جو نیل کے ساحل پر اُگنے والے Papyrus کہلانے والے پودے سے بنائے گئے کاغذ پر ہیں۔ یہ کاغذ خشک آب و ہوا میں تو کچھ محفوظ رہتا ہے مگر مرطوب آب و ہوا میں ضائع ہو جاتا ہے۔ گزشتہ ۷۰۔۸۰ سالوں میں ایسے مخطوطات کے ٹکڑوں کا انکشاف بالخصوص مصر کی خشک آب و ہوا سے ہوا ہے اور انہیں نیا عہدنامہ مرتب کرتے ہوئے مدنظر رکھا جاتا ہے۔

☆...... **مخطوطات کی چوتھی جماعت** جو نئے عہدنامہ کے ایڈیشن مرتب کرتے ہوئے مدنظر رکھی جاتی ہے پرانے زمانہ میں کئے گئے نئے عہدنامہ کے تراجم ہیں جو لاطینی، آرامی اور مصر کی دو زبانوں بحیری اور صعیدی میں کئے گئے اور ثانوی اہمیت رکھنے والے تراجم جو آرمینی، گوتھک، ایتھوپی اور سلافونی زبانوں میں ہوئے۔ اسلام سے قبل عربی زبان میں نئے عہدنامہ کا ترجمہ موجود تھا یا نہیں اس بارہ میں علماء بائبل میں اختلاف ہے۔

☆...... **مخطوطات کی پانچویں جماعت** جن سے نئے عہدنامہ کا متن متعین کرنے میں مدد لی جاتی ہے نئے عہدنامہ کے وہ اقتباسات ہیں جو پرانے عیسائی مصنفین نے گزشتہ صدیوں کے دوران اپنی تصانیف میں درج کئے۔

مذکورہ بالا مختصر خاکہ سے ظاہر ہے کہ **نئے عہدنامہ کا کوئی معین، مسلّمہ نسخہ موجود نہیں** بلکہ آج کی دنیا میں عیسائی دنیا جو نیا عہدنامہ مرتب کر کے پیش کرتی ہے وہ بہت سے مخطوطات سے مرتب کرنے والوں کی مرضی کے مطابق اخذ کر کے پیش کیا جاتا ہے اور یہ **مخطوطات آپس میں متعدد اختلافات رکھتے ہیں جن کی تعداد قریباً تین لاکھ تک جا پہنچتی ہے** اور ان مخطوطات سے نیا عہدنامہ مرتب کرنے کے لئے ایک باقاعدہ فن ظہور میں آچکا ہے جو Textual Criticism کے نام سے موسوم ہے۔

اس بارہ میں بائبل کے ایک معروف عالم لکھتے ہیں:

"It may be thought in the case of the Bible there is no need for textual investigation; that God would not allow textual errors to creep in to it during the years it has been handed down. But that is simply not true. God did not choose to exercise such a miraculous providence over the books of the Bible".

(The Dead Sea Scrolls and the Bible by Ronald E. Murphy, O. Cram. p37-38)

نئے عہدنامہ کے متن کی تصحیح کے جواز کے بارہ میں پوپ کا فتویٰ

نئے عہدنامہ کے ان مخطوطات میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں اور فن Textual Criticism کے ذریعہ جو نئے عہدنامہ کے متن کی تصحیح کی جاتی ہے اس کے جواز کے بارہ میں پوپ کا فتویٰ بھی موجود ہے۔ ۱۹۴۳ء میں پوپ نے جو فتویٰ اس بارہ میں جاری کیا اس میں کہا گیا:

"In the present day indeed this art, which is called Textual Criticism and which is used with great and praiseworthy results in the editions of profane writings is also quite rightly employed in the case of the Sacred Books because of that very reverence which is due to the Divine Oracles. For its very purpose is to insure that the sacred text be restored, as perfectly as possible, be purified from the corruption due to the carelessness of the copyists and be freed , as for as may be done, from glosses and omissions, for the interchange and repetitions of words and from all other kinds of mistakes, which are wont to make their way gradually in to writings handed down through many Centuries ."

(پوپ Pius XII کا خط بعنوان Divino Afflante Spirtu ۱۹۴۳ء)

مخطوطات کی کیفیت، باہمی اختلافات، تحریری غلطیاں، ارادۃً تبدیلیاں اور ایزادیاں

یہ امر بھی مدنظر رہے کہ ان مخطوطات میں نہ صرف باہمی اختلافات ہیں اور تحریری غلطیاں اور لغزشیں ہیں بلکہ ارادۃً تبدیلیاں اور ایزادیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کی ایک مشہور مثال مرقس کی انجیل کے آخری باب کی آخری آیات یعنی باب ۱۶ آیات ۸ تا ۲۰ ہیں۔ موجودہ عیسائیت کی بنیاد حضرت مسیح کے آسمان پر جانے پر رکھی گئی ہے مگر چونکہ اس کا ذکر قدیم تحریرات سے نہیں ملتا تھا اس لئے اس بے بنیاد عقیدہ کو درج کرنے کے لئے نئے عہدنامہ میں تحریف و اضافہ کیا گیا اور مرقس کے آخر میں یہ آیات جو حضرت مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے ذکر پر مشتمل ہیں زائد کی گئیں۔ اس بارہ میں امریکہ کی مشہور تفسیر بائبل Interpreters Bible میں، جس میں بڑی ہوشیاری سے رسمی عیسائی عقائد کو بچانے کی کوشش کی گئی ہے، لکھا ہے:

"One of the oldest attempts to supplement and finish Mark is the so called "longer endingo"(Vss.9-20). This is not found in the best MSS (B SK sys,etc.) and dates probably from the second century; it was compiled out of the data of the other Gospels, and even of Acts,and may have been originally independent list of resurrection appearances.The author was probably, as Burkitt and Conybere held, the second century presbyter Aristion or Ariston. It is attributed to him in an Armenian MS written in 989."

(The Interpreters Bible . New york Abingdon. Cokesbury Press Neshvill Parthenon Press Nashville.U.S.A)

اس حوالہ میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد کہ مرقس کی آخری آیات ۹ تا ۲۰ اصل کتاب میں نہیں تھیں، یہ پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس کا مضمون دوسری اناجیل سے لیا گیا ہے یا دوسری صدی کے بشپ Ariston نے لکھا ہے۔ بالفرض یہ دونوں باتیں تسلیم بھی کر لی جائیں تو سوال تو یہ ہے کہ کیا یہ اصل مرقس میں

اضافہ اور تحریف ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو پھر اس کتاب کی الہامی حیثیت کیا رہ جاتی ہے اور کیا پادری وہیری صاحب کو افتراء کا اعتراض قرآن مجید کی بجائے نئے عہد نامہ پر کرنا چاہئے تھا یا نہیں؟

یہاں ضمناً یہ امر بھی مدنظر رہے کہ مرقس کی آخری آیات صرف مخطوطات کی گواہی کے نتیجہ میں الحاقی ثابت نہیں ہوتیں بلکہ خود مرقس کی اندرونی گواہی بھی یہی ہے کیونکہ اس آخری باب کی آٹھویں آیت کا اُردو ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:۔

"اور انہوں نے کسی سے کچھ نہ کہا کیونکہ وہ ڈرتی تھیں"۔

انگریزی ترجمہ اس طرح کیا جاتا ہے:

"And they said nothing to anyone,for they were afraid."

یہ ترجمہ پوری طرح درست نہیں۔ اصل یونانی میں آٹھویں آیت کے آخری الفاظ یہ ہیں: (الیفو بونتوگار) اس کا ترجمہ ہے: 'ڈرتی تھیں کیونکہ'، نہ کہ 'کیونکہ ڈرتی تھیں'۔ صاف ظاہر ہے کہ اصل مرقس میں کوئی وجہ ڈرنے کی بتائی گئی تھی جو بعد میں آنے والوں کو پسند نہیں آئی اور انہوں نے اس کو حذف کر کے اپنی طرف سے اضافہ کر دیا۔

مذکورہ بالا حوالہ میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ اگرچہ مرقس کی آخری آیات اصل مرقس کا حصہ تو نہیں مگر it was compiled out of the data of other gospels، کہ دوسری اناجیل سے یہ حصہ اخذ کیا گیا ہے۔ یہ دعویٰ Interpreters Bible کی دیانتداری کو مشتبہ کرنے والا ہے کیونکہ اس کے مصنفین یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اناجیل میں سے دو جو حواریوں کی طرف منسوب ہیں ان میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور لوقا کی انجیل میں بظاہر ذکر موجود ہے مگر مستند مخطوطات کی گواہی یہی ثابت کرتی ہے کہ اصل لوقا میں آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ خود Interpreters Bible نے ہر صفحہ پر اپنی تشریح سے پہلے بائبل کے دو متن پہلو بہ پہلو دئے ہیں۔ ایک شاہ جیمز کا متن اور ایک Revised Standard متن۔ شاہ جیمز ورشن میں لوقا کی انجیل کے آخری الفاظ یہ ہیں:

"he was parted from them,and carried up in to heaven,and they worshipped him and returned to Jeruselem."

اس کا ترجمہ اردو تراجم میں اس طرح کیا جاتا ہے۔ "تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا اور وہ اس کو سجدہ کر کے بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے"۔ (لوقا ۲۴: ۵۱۔۵۲)

مگر Revised Standard ورشن میں اس طرح ترجمہ ہے:

"he parted from them and they returned to Jeruselem with great joy."

New English Bible میں اس کا ترجمہ اس طرح ہے:

"... he parted from them and they returned to Jeruselem with great joy."

گویا ترجمہ یوں ہوگا: "وہ ان سے جدا ہو گیا اور وہ بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے"۔ گویا اصل لوقا میں نہ حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر تھا اور نہ حواریوں کے ان کو سجدہ کرنے کا۔ یہ بعد کا اضافہ ہے۔

پس Interpreters Bible کے مضمون نگار کا یہ کہنا کہ مرقس کی آخری آیات کا الحاقی اضافہ جن میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے دوسری اناجیل پر مبنی ہے، صریحاً غلط ہے۔

نئے عہد نامہ کے موجودہ مختلف ایڈیشنز میں اختلافات و تضادات

مذکور بالا مخطوطات کو چھوڑ کر نئے عہد نامہ کے موجودہ دنیا میں مطبوعہ ایڈیشن دیکھیں تو ان میں بھی تضاد اور اختلافات نظر آتے ہیں۔ متی اور لوقا دونوں اناجیل میں حضرت مسیحؑ کے نسب نامے یوسف کی معرفت دئے گئے ہیں حالانکہ یوسف سے ان کا براہ راست کوئی رشتہ نہ تھا۔ مگر اس بات سے قطع نظر ان دونوں نسب ناموں میں ناموں کی تعیین میں بھی اختلاف ہے اور ناموں کی تعداد میں بھی۔ متی کے نسب نامہ میں ابراہام سے یوسف تک ۴۰ نام ہیں اور لوقا کے نسب نامہ میں ۵۴۔ کیا ایک خدا کی دو کتابوں میں اس اختلاف کا تصور ممکن ہے؟

متی اور لوقا دونوں نسب نامے حضرت مسیحؑ کو حضرت داؤدؑ کی اولاد قرار دیتے ہیں اور یہ خیال یہود میں عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ آنے والا مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا۔ غالباً اس لئے انجیل نویسوں نے انہیں داؤد کی نسل سے ثابت کرنے کے لئے یوسف کے نسب نامے دئے ہیں۔ مگر یہ بات یہود میں بحث طلب تھی کہ آنے والا مسیح حضرت داؤد کے کس بیٹے کی نسل سے ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کی نسل سے ہوگا، جبکہ بعض کا اصرار تھا کہ نہیں وہ حضرت داؤد کے بیٹے ناتن کی اولاد میں سے ہوگا۔ دیکھئے انجیل نویسوں نے اپنے اپنے حلقہ میں یہ مسئلہ کس طرح حل کر دیا۔ متی نے حضرت مسیحؑ کو حضرت سلیمان کی نسل قرار دے دیا ہے اور لوقا نے ناتن کی نسل سے۔

پادری وہیری صاحب قرآن مجید پر نعوذ باللہ افتراء کا الزام لگاتے ہیں ان کا خود نئے عہد نامہ کی کتب کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

......☆......☆......☆......

اس قسم کے اختلافات کی ایک اور مثال دیکھئے۔ متی، مرقس کی اناجیل بوضاحت کہتی ہیں کہ حضرت مسیحؑ نے اپنا اعلانِ ماموریت حضرت یوحنا کے قید ہو کر پکڑوائے جانے کے بعد کیا۔ (دیکھیں متی باب ۴ آیت ۱۲ تا ۱۷۔ مرقس باب ۱ آیت ۱۴)۔ مگر یوحنا کی انجیل باب ۳ سے وضاحتاً معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کے پکڑوائے جانے سے عرصہ قبل حضرت مسیحؑ اعلان ماموریت کر چکے اور بیعتوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

کیا پادری وہیری صاحب اس واضح اختلاف کے باوجود ان تینوں اناجیل کو خدا کا کلام قرار دیں گے؟۔

......☆......☆......☆......

پادری وہیری صاحب قرآن مجید پر افتراء ہونے کا الزام لگاتے ہیں لیکن وہ قرآن مجید کی کوئی ایسی پیشگوئی پیش نہیں کر سکتے جو جھوٹ ثابت ہوئی ہو کیونکہ وہ عالم الغیب خدا کا کلام ہے۔ مگر نئے عہد نامہ سے بعض ایسی پیشگوئیاں پیش کی جا سکتی ہیں جو قطعی طور پر غلط نکلیں مثلاً ۱۔ تھسلنیکیوں میں پولوس کہتا ہے:

"جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اٹھا تو اسی طرح خدا ان کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز ہرگز نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا۔ اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو"۔

(۱۔تھسلنکیوں باب ۴ آیت ۱۳ تا ۱۸)

اگر پولوس نے یہ پیشگوئی اپنی طرف سے کی ہوتی تب بھی اس کا جھوٹ نکلنا نئے عہد نامہ پر اعتراض وارد کرتا کیونکہ مسیحی عقیدہ کے مطابق چاروں اناجیل اور پولوس اور دوسرے لوگوں کے خطوط یکساں طور پر کلامِ الٰہی ہیں۔ مگر یہاں تو پولوس اس پیشگوئی کی بنیاد آیت نمبر ۱۵ کے مطابق حضرت مسیحؑ کے کلام پر رکھ رہا ہے۔ اور اناجیل میں بھی حضرت مسیحؑ کے ایسے فقرات موجود ہیں جو اس پیشگوئی پر مشتمل ہیں چنانچہ متی باب ۲۴ میں حضرت مسیحؑ کا یہ ارشاد لکھا ہے جس میں اس نسل کے ختم ہونے سے پہلے حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی کا ذکر ہے۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے۔

اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔ جونہی اس کی ڈال نرم ہوتی اور پتے نکلتے ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب تم ان سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی"۔ (متی ۲۴: ۲۹ تا ۳۵)

متی باب ۱۶ میں حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:

"ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ اُس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اس کی بادشاہی میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں گے موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے"۔ (متی ۱۶: ۲۷۔۲۸)

مرقس میں حضرت مسیحؑ کہتے ہیں:

"جو کوئی اس زناکار اور خطاکار قوم میں مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا ابن آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اس سے شرمائے گا۔ اور اس نے ان سے کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک خدا کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آیا ہوا نہ دیکھ لیں موت کا مزہ نہ چکھیں گے"۔ (مرقس ۸: ۳۷۔۳۸)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ نئے عہد نامہ کے مصنفین حضرت مسیحؑ کی یہ پیشگوئی قطعی سمجھتے تھے کہ آپ کی آمد ثانی پہلے دور کے اختتام سے پہلے ظہور پذیر ہو جائے گی مگر ایسا نہیں ہوا۔ اور اب دو ہزار سال گزر جانے کے باوجود یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

کیا پادری وہیری صاحب کو اب بھی قرآن مجید کے نعوذ باللہ افتراء ہونے اور نئے عہد نامہ کے کتاب مقدس اور کلامِ الٰہی ہونے پر اصرار ہے؟

......☆......☆......☆......

نئے عہد نامہ کے مستند کتاب ہونے کو یہ بات بہت صدمہ پہنچاتی ہے کہ نئے عہد نامہ کی تحریرات میں سے کوئی تحریر نہ حضرت مسیحؑ کی لکھی ہوئی ہے، نہ آپ کے کسی حواری کی۔

اناجیل اربعہ میں سے دو کے متعلق تو یہ بات معروف ہی ہے کہ وہ کسی حواری کی تصنیف نہیں، مرقس اور لوقا کی اناجیل مسلمہ طور پر حواریوں کی تحریر نہیں۔ مگر متی اور یوحنا کی اناجیل کے متعلق بعض وقت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ متی حواری اور یوحنا حواری کی تصنیف ہیں۔ مگر یہ بات اب مسیحی مصنفوں کی اپنی تحقیق سے غلط ثابت ہو چکی ہے۔ اور یاد رہے کہ خود ان دونوں کتابوں میں کہیں اشارۃً بھی یہ دعویٰ موجود نہیں کہ یہ دونوں حواریوں کی تصنیف ہیں اور جیسا کہ ذکر ہوا اب مسیحی مصنفین بالعموم اقرار کرتے ہیں کہ یہ دونوں اناجیل متی حواری اور یوحنا حواری کی تصنیف نہیں۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۹۷۵ء میں

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

میرے نزدیک جماعت کی زندگی دو چیزوں میں ہے۔ ایک خلافت اور ایک شوریٰ۔ مجلسِ شوریٰ سے خلافت کو تقویت ملتی ہے اور خلافت سے مجلسِ شوریٰ کو صحت عطا ہوتی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵/اپریل ۱۹۹۴ء مطابق ۱۵/شہادت ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ. اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾. (سورة الانفال:۶۴)

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ. وَلَوْكُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ. فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾. (سورة آل عمران:۱۶۰)

(پہلی آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے یہ سورۃ الانفال کی ۶۴ویں آیت ہے جس کی گزشتہ جمعہ میں بھی مَیں نے تلاوت کی تھی مگر مجھے بتایا گیا ہے کہ مَیں نے ﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ﴾ کی بجائے ﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ﴾ پڑھ دیا تھا کیونکہ اسی مضمون کی انہی لفظوں میں ایک اور آیت بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِذْكُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ﴾۔ تو ذہن میں وہ آیت ہی رہی ہے اس لئے ﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ﴾ کی بجائے ﴿قُلُوْبِكُمْ﴾ پڑھا گیا۔ یہ قرآن ہی کی ایک آیت ہے مگر دوسری آیت ہے۔ اس میں وہ لفظ نہیں ہے۔ اس لئے مَیں نے آج دوبارہ اس کی تلاوت کی ہے تاکہ اگر کسی نے ریکارڈ کی ہو تو وہ درست تلاوت پھر ریکارڈ کر لے اور پہلی تلاوت کو حذف سمجھے یا غلط (تلاوت کے متعلق "غلط" کا لفظ تو استعمال کرنے کو دل نہیں چاہتا) مگر پہلی تلاوت کے اوپر اس صحیح تلاوت کو ریکارڈ کر لے)۔

دوسری جو مَیں نے آیت پڑھی ہے اس کا تعلق شوریٰ سے ہے اور اس مضمون سے بھی ہے یعنی تالیفِ قلب کے ساتھ۔ یہ مَیں نے اس لئے پڑھی ہے کہ آج مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی مجالسِ شوریٰ منعقد ہو رہی ہیں اور اس کے علاوہ دیگر اجتماع بھی ہیں تو اس لئے مَیں نے شوریٰ کا مضمون آج کے خطبہ کے لئے اختیار کیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کا ضلعی اجتماع کل ۱۴/اپریل سے شروع ہے۔ خدام الاحمدیہ قیادت ضلع منڈی بہاؤالدین کا پہلا ضلعی اجتماع بھی کل سے شروع ہو چکا ہے اور آج اختتام پذیر ہو گا۔ جماعت احمدیہ سویڈن کی مجلس شوریٰ آج ۱۵/اپریل سے شروع ہو رہی ہے اور سب سے اہم جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی مجلس مشاورت بھی آج سے شروع ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تین دن جاری رہے گی۔ بعض عرب ممالک میں بھی آج خدام اور اطفال کے اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا سے بھی اطلاع ملی ہے کہ مجلس شوریٰ کل یعنی ۱۶/اپریل سے شروع ہو رہی ہے اور انشاء اللہ دو دن جاری رہے گی۔ جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ چاند اور سورج گرہن کے نشان پر سو سال پورے ہونے پر تقریب منا رہی ہے اور اس کا سارے ملک میں چرچا ہے اور وہ بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تقریبات کو مفید بنائے۔

پس آج جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا شوریٰ کا مضمون میرے پیشِ نظر ہے۔ وہ آیت جو شوریٰ والی ہے وہ بھی اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ.﴾۔ پس یہ محض اللہ کی طرف سے رحمت ہے کہ تو ان پر مہربان ہو گیا، ان کے لئے تیرا دل نرم ہو گیا۔ ﴿وَلَوْكُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ.﴾ اگر تو سخت دل ہوتا اور بد خلق ہوتا (نَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ) ﴿لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ.﴾ وہ تیرے ارد گرد سے تجھے چھوڑ کر بھاگ جاتے۔ ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ﴾ پس ان سے عفو کا سلوک فرما۔ ﴿وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ﴾ ان کے لئے بخشش طلب کر۔ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ اور ان سے مشورہ کیا کر۔ ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ لیکن فیصلہ تو نے کرنا ہے۔ ان کے مشورے کا مطلب یہ نہیں کہ جو وہ کہیں وہ تُو کرتا چلا جا۔ فیصلہ تیرے سپرد ہے۔ جب تو فیصلہ کرے گا تو پھر ان مشورہ دینے والوں پر تیرا توکل نہیں، اللہ پر توکل ہو گا۔ کیونکہ اللہ کی خاطر، اسی کی عطا کردہ فراست سے تُو ایک نتیجے پر پہنچے گا۔ اور پھر مومنوں پر توکل نہیں بلکہ اللہ پر توکل کرنا ہے۔ اس میں مجلسِ شوریٰ کی روح اور اس کا گہرا فلسفہ بیان فرما دیا گیا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ اور اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے بہت محبت رکھتا ہے۔

اس آیت کے تمام پہلوؤں پر گفتگو تو اس وقت پیشِ نظر نہیں ہے کیونکہ گزشتہ رمضان میں درس کے موقع پر یہ آیت بھی زیر بحث آئی تھی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر مَیں نے روشنی ڈالی تھی۔ مگر کوئی آیت بھی ایسی نہیں ہو سکتی جس کے تمام پہلو کسی کے اختیار میں ہوں کہ وہ بیان کر سکے۔ ہر دفعہ جب دوبارہ تلاوت ہوتی ہے تو کوئی نہ کوئی نیا مضمون ذہن میں آ جاتا ہے، بعض دفعہ نہیں آتا۔ کیونکہ عام [illegible] وقت ہر آیت پر ٹھہر ٹھہر کر غور کا موقع نہیں ملتا مگر ویسے میرا تجربہ ہے کہ جب بھی کسی آیت کو موضوع بنایا ہو تو کبھی ایسا نہیں ہوا [illegible] کا کوئی نیا پہلو ذہن میں نہ آیا ہو اور یہ قرآن کریم کی ہر آیت کی ایک شان ہے کہ وہ "کوثر" جس کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ [illegible] کیا گیا تھا قرآن کی ہر آیت وہ کوثر بن جاتی ہے اور انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ؎

ایں چشمۂ رَواں کہ بخلقِ خدا دِہم ۔۔۔ یک قطرۂ زِ بحرِ کمالِ محمدؐ است

ہے تو قطرہ، وہ دریا کیسے بن گیا۔ یہ وہی مضمون ہے کہ ہر آیت کریمہ ایک دریا کا منبع بن جاتی ہے۔ اس سے ایک علم و عرفان کا دریا پھوٹ سکتا ہے۔ پس چونکہ یہ آیت بہت سے لطیف اور وسیع مضامین پر مشتمل ہے مَیں اس وقت محض اس حصہ پر پہلے روشنی ڈالتا ہوں جس کا تعلق مومنوں کے اکٹھے اور ایک جان ہو جانے سے ہے۔

گزشتہ جمعہ میں جو آیت پڑھی تھی ﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا﴾ اس پر ابھی مضمون جاری تھا کہ خطبہ ختم ہو گیا۔ یہ انشاء اللہ آئندہ خطبے میں مَیں پھر دوبارہ شروع کروں گا۔ لیکن اس کے ایک پہلو کا شوریٰ سے گہرا تعلق ہے کیونکہ مشورے کی ہدایت سے پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا صحابہ پر مہربان ہو جانا اور اس کے نتیجہ میں حضور اکرمؐ کے گرد گرد ان کا گھومتے رہنا اور قرب اختیار کرتے رہنا یہ مضمون بیان ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر یہ لوگ منتشر ہو جاتے اور اس کے معاً بعد فرمایا ہے ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ ان سے عفو کر، ان کے لئے بخشش طلب کر اور ان سے مشورہ لیا کر۔ پس مشورہ نبوت اور مقتدیوں کے درمیان، آنحضرت ﷺ کے متبعین کے درمیان، ایک گہرا تعلق کا رابطہ بن جاتا ہے۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں مسلمانوں کی تعریف میں بھی یہ بیان فرمایا ﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ کہ ان کے معاملات آپس میں مشورے سے چلتے ہیں۔ ان دونوں باتوں کا تالیفِ قلب سے، ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھا ہو جانے سے، ایک دوسرے سے محبت ہو جانے سے کیا تعلق ہے؟ ایک تو بڑا بھاری، واضح، کھلا کھلا تعلق یہ ہے کہ مشورے کی فضا قائم ہی وہاں ہوتی ہے جہاں بھائی چارہ ہو۔ اس کے سوا مشورے کی فضا قائم ہو ہی نہیں سکتی، یہ انسانی فطرت کے خلاف بات ہے۔ اور اگر بھائی چارہ نہ ہو اور مشورہ ہو تو پھر بد دیانتیاں

چلتی ہیں، پھر مشورے میں دھوکے دئے جاتے ہیں، مشوروں کے اعتبار اٹھ جاتے ہیں۔ پس یاد رکھو مجلسِ شوریٰ کی کامیابی کا راز اس بات میں ہے کہ جماعت احمدیہ بھائی بھائی بنی رہے اور بھائیوں کی طرح ایک جان ہو جائے یا "ایک جان دو قالب" جس طرح محاورہ مشہور ہے، خواہ قالب الگ الگ ہوں جان ایک ہی رہے۔ ایسی صورت میں جو مشورے ہوتے ہیں وہ بہت گہری فراست کے علاوہ تقویٰ پر مبنی ہوتے ہیں۔ جب ایک خاندان کے لوگ جو آپس میں پیار رکھتے ہیں، محبت کرتے ہیں،

ہر مجلس شوریٰ میں دنیا میں کہیں بھی منعقد ہو، خواہ وہ جماعت کی عمومی مجلس شوریٰ ہو یا ذیلی مجالس کی ہوں، اس نصیحت کو خوب پلّے باندھ لینا چاہئے کہ شوریٰ کے دوران بھی کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے کسی بھائی کی دلشکنی ہو اور شوریٰ کے علاوہ بھی محبت کا ماحول قائم کرنا شوریٰ کے بابرکت ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

جب کسی مسئلے کے متعلق اکٹھے ہو کر، سر جوڑ کر باتیں کرتے ہیں تو مشوروں کے دوران گہری سنجیدگی پائی جاتی ہے، ہمدردی پائی جاتی ہے اور غور و فکر کے لئے ہر انسان گہرا انہماک رکھتا ہے اور یہی وہ روح ہے جو جماعت احمدیہ کی مجالسِ شوریٰ میں زندہ ہے اور ہمیشہ رہنی چاہئے۔ اس کے بغیر جماعت احمدیہ کی شوریٰ یا مجالسِ مشاورت اپنے مقاصد کو نہیں پا سکیں گی۔ بھائی چارے کی فضا اتنی ضروری ہے کہ مَیں نے دیکھا ہے پہلے بھی، یعنی خلافت سے پہلے بھی جب میں بچپن سے مجالس شوریٰ میں بیٹھا کرتا تھا، کہ کوئی ایک شخص بھی مشورے کے دوران اگر کوئی تلخ بات کہہ دیتا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اس پر شدید ردِّ عمل دکھاتے تھے اور کہتے تھے ہرگز ایسی بات نہیں کرنی جس سے تمہارے بھائی کی دلشکنی ہوتی ہو یا تمہارے انداز میں تکبر کا عنصر شامل ہو جائے۔ بعض لوگ بعض دفعہ ایک شخص کا ذکر کر دیتے تھے تو مجھے یاد ہے ایک دفعہ مَیں نے بھی ایک نام لے کر تبصرہ کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ مجھ پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ تمہیں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ گفتگو میں جو دلیل مَیں دے رہا تھا وہ نظر آ رہا تھا کہ خدا کے فضل سے غالب ہے اور اس کے بعد جس شخص کی دلیل کے جواب میں یہ دلیل تھی وہ بھی جماعت میں پرانے خادم اور ایک مرتبہ رکھتے تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بالکل درست میری تربیت فرمائی کہ تمہیں اس موقع پر نام نہیں لینا چاہئے تھا۔ دلیل کے مقابل پر دلیل سے بات رکھتے یہی کافی تھا۔ تو اس لئے سب سے پہلا پیغام میرا مجلسِ شوریٰ پاکستان کو اور دیگر مجالسِ شوریٰ کو یہی ہے کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تالیفِ قلب کا ایک دوسرے سے اکٹھے ہو کر بھائیوں کی سی شکل اختیار کر جانے کا، مجلس شوریٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ آپس کی الفت نہ ہو تو مشورے بے معنی، بے حقیقت بلکہ بسا اوقات نقصان دہ ہو جاتے ہیں اور شوریٰ کا اعلیٰ مقصد ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ اس لئے ہر مجلس شوریٰ میں دنیا میں کہیں بھی منعقد ہو، خواہ وہ جماعت کی عمومی مجلسِ شوریٰ ہو یا ذیلی مجالس کی ہوں، اس نصیحت کو خوب پلے باندھ لینا چاہئے کہ شوریٰ کے دوران بھی کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے کسی بھائی کی دلشکنی ہو اور شوریٰ کے علاوہ بھی محبت کا ماحول قائم کرنا شوریٰ کے بابرکت ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پس تالیف قلب کا جو مضمون مَیں اگلے جمعہ سے دوبارہ شروع کروں گا اس کی اہمیت شوریٰ کے لحاظ سے بھی بہت بڑی اہمیت ہے اور جیسا کہ مَیں نے بارہا پہلے بھی ذکر کیا ہے میرے نزدیک جماعت کی زندگی دو چیزوں میں ہے ایک خلافت اور ایک شوریٰ۔ یہ دو ایسی چیزیں ہیں جن کے اندر جماعت کی بقا کا راز ہے۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے اس بات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، اپنے دلوں میں اس کو جاگزیں کر لیں، اپنی فطرت ثانیہ بنا لیں کہ خلافت سے وابستگی اور مجلس شوریٰ سے اس کے تمام لوازم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے احترام اور ادب کا تعلق اور اس نظام کو تقویت دینا جماعت کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

اب مَیں شوریٰ کے متعلق چند اور باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو آپ کی مجالس شوریٰ میں عموماً زیرِ بحث آتی رہنی چاہئیں۔ مَیں نے محسوس کیا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد، جب ایک جگہ مجلس شوریٰ کا نظام جاری ہو جائے تو پھر لوگ اپنے ذہنوں پر زور دیتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں کہ کیا بات ہم لکھیں کہ ہمارا اس سال کا بھی ایجنڈا بن جائے اور بنائے ہوئے ایجنڈے غیر حقیقی ہوتے ہیں اور مصنوعی ہوتے ہیں۔ اور ان بنائے ہوئے ایجنڈوں میں بعض دفعہ نہایت لغو باتیں راہ پا جاتی ہیں۔ ایک آدمی کا شوق ہے کہ مَیں ہر سال کچھ نہ کچھ ضرور لکھوں اور بسا اوقات سالہا سال کے مجالسِ شوریٰ کے ایجنڈے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض لوگ یا بعض جماعتوں کو مسلسل یہ شوق رہتا ہے کہ ہم ضرور اس میں حصہ لیں اور وہ کوشش کر کے بناوٹ کے ساتھ مشورے بھجوانے کی کوشش کرتے ہیں یا جماعتیں کرتی ہیں، اور ایسے مشورے غیر حقیقی اور بے معنی سے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کو رستے ہی میں روک لیا جاتا ہے، بعض دفعہ جب شوریٰ تک پہنچ بھی جائیں تو عجیب سے دکھائی دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کسی نے کوشش سے، بناوٹ سے یہ بات پیش کی ہے۔ مشورہ وہی حقیقی مشورہ ہے جو از خود ضرورت کے مطابق دل سے پھوٹے۔ وہ ضرورتیں کون کون سی ہیں جن کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے، جن سے آپ کو دل لگا لینا چاہئے، جن کے نتیجہ میں پھر صحیح مشورے آپ کو اللہ تعالیٰ خود عطا فرمائے گا وہ ضرورتیں مَیں چند آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

سب سے پہلی ضرورت تو تالیفِ قلب کی ہے۔ جماعت کو کس طرح آپس میں محبت سے باندھے رکھنا ہے تاکہ کہیں بھی، کسی سطح پر بھی کوئی تلخی پیدا نہ ہو۔ اس سلسلے میں تمام جماعتوں میں از خود ایسے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ کوشش کر کے تجسّس کی ضرورت نہیں بلکہ از خود سامنے آتے رہتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض باتیں جماعت میں ایسی راہ پا گئی ہیں جس سے آپس کی محبت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ بعض دفعہ چھوٹے حلقوں میں بعض جماعتوں میں یہ تکلیف دہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ جماعتوں میں بالعموم ایسی عادتیں پڑ جاتی ہیں جن سے محبت کا ماحول قائم نہیں رہتا اور اس کے نتیجہ میں ہمیشہ آپس میں اختلاف رہتا ہے۔ چنانچہ بعض جماعتوں کا، مَیں نے ایک دفعہ نام بھی لیا تھا، اس پر ان کی طرف سے معذرت کے خطوط بھی آئے، اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر قائم رہے یا نہیں، مگر آج مَیں کسی کا نام لینا نہیں چاہتا۔ بالعموم دنیا میں جہاں بھی جماعت کی ترقی رکتی دکھائی دے وہاں خدا کے فرشتوں کا تو کوئی قصور نہیں، وہ تو ہر جماعت کے لئے ترقی کا پیغام لے کے آ رہے ہیں، ضرور اس جماعت میں کوئی ایسا نقص واقع ہوا ہے جس کے نتیجہ میں ان کی ترقی رک گئی ہے۔ اس لئے وہ نقص تلاش کرنا یہ بہت ہی اہم کام ہے اور اس کا جس حد تک مجلس شوریٰ سے تعلق ہے اپنی شوریٰ میں ان باتوں کو پیش کرنا چاہئے کہ ہمارے ہاں بد قسمتی سے یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اس میں ایک بہت ہی اہم احتیاط ہے جس کی طرف آپ کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جب بھی ایسے نقائص کی بات ہو جن کا تعلق جماعت میں افتراق پیدا کرنے اور دلوں کو پھاڑنے سے ہو باتیں اپنی ذات میں بہت حساس ہوتی ہیں۔ اور اگر ذرا بھی بے وقوفی سے وہ بات مجلسِ شوریٰ میں پیش کی جائے تو اپنا مقصد حاصل کرنے کی بجائے اپنے مقصد کے بالکل برخلاف نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ بعض مجالسِ شوریٰ کی رپورٹوں سے مجھے پتہ چلا کہ بعض دفعہ اس نیک نیت سے کہ ہماری جماعت میں یہ یہ باتیں ہو رہی ہیں ہمیں ان کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے، اس نیک نیت سے یا اس نیک نیت کا عذر رکھ کر، ایک مشورہ پیش کیا گیا اور پھر وہاں ایسی لڑائیاں آپس میں ہوئیں، ایک دوسرے کے اوپر باتیں کی گئیں جو ہرگز مجلس شوریٰ کی شان کے مطابق ہونا تو درکنار، جماعت احمدیہ جس اعلیٰ اخلاقی معیار پر ہے اس کی کسی عام مجلس میں بھی زیب نہیں دیتیں۔ اور جب ایسی باتیں ہوئیں اور مجھے علم ہوا تو پھر مَیں نے فوراً اقدام کیا، بعض لوگوں کو جماعت سے بھی خارج کرنا پڑا ہے، بعض لوگوں کو جماعت سے خارج تو نہیں کیا گیا مگر ان کے چندے بند کر دئے گئے کیونکہ ان کی باتوں سے دکھائی دے رہا تھا کہ انہوں نے معاملات کو ذاتی بنا لیا۔ پس یہ اہم بات ہے جس کی طرف مَیں خصوصیت سے پاکستان کی جماعتوں کو بھی اور مجلس شوریٰ مرکزیہ کو بھی اور تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

شوریٰ کیا ہے؟ شوریٰ دلوں کو باندھنے کا ایک ذریعہ ہے اور شوریٰ سے جتنا اعتماد، انتظام جماعت میں پیدا ہوتا ہے بہت کم دوسرے ذرائع سے پیدا ہوتا ہے۔ یا خلیفہ وقت کا براہِ راست جماعت

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سے ایک تعلق ہے اور باہمی اعتماد کا ایک [illegible] ہے یا پھر مجلس شوریٰ کا جماعت کے ساتھ ایک باہمی اعتماد کا تعلق ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے قرآن کریم سے ثابت کیا ہے، مجلس شوریٰ کے ذکر میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ نظام جاری فرمایا وہیں اس سے پہلے دلوں کو باندھے جانے، آپس کی محبت کے ذکر اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس خلق کا ذکر فرمایا ہے کہ اگر تو ان کے لئے نرم نہ ہو جاتا تو یہ لوگ یوں کرتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کو آپس میں اکٹھا کرنے اور جماعت کی باہمی محبت کی حفاظت کرنے کے لئے ہر دل کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل کی نقل کرنی ہو گی۔

﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ﴾ کے ذریعے قرآن کریم یہ نہیں کہہ رہا کہ نعوذ باللہ کوئی احتمال تھا۔ فرماتا ہے کہ ایسا ہوا ہی نہیں، نہ ہونا تھا، کہ تو ایسا ہوتا۔ لیکن طرزِ کلام یوں ہے جیسے ہم کہتے ہیں بفرضِ محال اگر تو ایسا ہوتا تو پھر تیری تمام تر دیگر اخلاقی خوبیوں اور تعلیمی خوبیوں کے باوجود یہ لوگ تجھے چھوڑ کے بھاگ جاتے۔ اب وہ جو رحمۃ للعالمین تھا، جس کو خدا تعالیٰ نے آخری اور کامل تعلیم عطا فرمائی تھی اس تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی، جانتے ہوئے کہ یہ سچا ہے پھر بھی لوگ پیچھے ہٹ جاتے۔ یہ خدا کا کلام ہے جس کی انسانی فطرت پر گہری نظر ہے۔ پس دلوں کا ایک دوسرے کے لئے نرم رکھنا جماعت کی جمعیت کے لئے بے انتہا ضروری ہے اور وہ دل جو آپس میں بندھ جائیں، شوریٰ ان کی شوریٰ ہوتی ہے۔ مشورے وہ ہوتے ہیں جو ان دلوں سے اٹھتے ہیں جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، پیار کا تعلق رکھتے ہیں، سچی ہمدردی میں مشورے دیتے ہیں۔ اور یہی وہ جماعت احمدیہ کی شوریٰ کی بنیادی صفات ہیں جن کی وجہ سے، ساری دنیا میں نظر دوڑا کے دیکھیں، مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کی کوئی مثال آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ بڑی سے بڑی مہذب قوموں میں بھی، خواہ اخلاقی ضوابط کتنے ہی عمدہ اور کیسے ہی بار بار سمجھائے جا چکے ہوں لیکن ان سلجھے ہوئے ضوابط کے باوجود چونکہ دل نہیں ملے ہوتے اس لئے ان کی مجالس جو مشورے کے لئے بلائی جاتی ہیں ان میں تلخیاں، بددیانتیاں، ایک دوسرے پر گند اچھالنا، یہ تمام باتیں ضرور راہ پاتی ہیں۔ کوئی دنیا کا ملک اس سے مبرا نہیں ہے۔ پس وہ چیز جس نے ہمیشہ مجلس شوریٰ کو صالح رکھنا ہے وہ آپ کی محبت ہے۔ اگر ایک دوسرے سے پیار رکھیں گے، ایک دوسرے سے محبت کا سلوک کریں گے، اپنے بھائی کا دل دُکھانے سے پرہیز کریں گے، اسے گناہ کبیرہ سمجھیں گے اور اگر غلطی سے دل دکھایا گیا ہے تو معافی طلب کریں گے تو پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اندر وہ آپس کا محبت کا رشتہ اور گہرا ہوتا چلا جائے گا کیونکہ یہ بھی انسانی فطرت کا ایک بنیادی راز ہے کہ محبت یا بڑھتی رہتی ہے یا کم ہوتی جاتی ہے، کسی مقام پہ ٹھہرا نہیں کرتی۔

پس وہ جماعتیں جن میں وہ بنیادی محرکات جو محبت پیدا کرتے ہیں ان کی حفاظت کی جائے، وہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت میں بڑھتے رہتے ہیں۔ جہاں وہ محرکات ختم ہو جائیں، ان پر نظر نہ رہے یا دوسری شر کی چیزیں راہ پا جائیں، ایسے موقع پر پھر محبت کے سلسلے منقطع ہونے شروع ہو جاتے ہیں یا ان میں فاصلے بڑھتے بڑھتے آخر وہ سلسلے منقطع ہو جاتے ہیں۔

پس مجلسِ شوریٰ کی حفاظت کے لئے آپس کی محبت کی حفاظت ضروری ہے۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ مجلسِ شوریٰ کے اندر تو لازماً بلا استثناء اس قدر تاکید کے ساتھ نگرانی ہونی ضروری ہے کہ ادنیٰ سی بات بھی جو طعن و تشنیع کا رنگ رکھتی ہو اس کو نظامِ شوریٰ برداشت نہ کرے اور ایسے معاملات کو مرکز کے علم میں لانا ضروری ہے۔ وہاں موقع پر نصیحت بھی ضروری ہے اور اگر یہ سمجھا جائے کہ بات ان کی مقامی جماعت کی طاقت سے باہر ہے تو پھر اس کو مرکز کے علم میں لانا ضروری ہے۔ یہ بھی خلافت کا ایک کام ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں اور وہ جو ان کاموں پر مامور ہیں ہم توجہ دیتے ہیں۔

تمام دنیا کی مجالس شوریٰ کو یہ ہدایت ہے کہ اپنی شوریٰ کی رپورٹیں ہمیں بھجوایا کریں اور جہاں کسی ایک فقرے سے بھی یہ شبہ پیدا ہو کہ تفصیلی بحث کی چھان بین کی ضرورت ہے تو چونکہ یہ ہدایت ہے کہ آپ نے اس کی کارروائی ریکارڈ بھی کرنی ہے تو ایسے موقع پر پھر ان کو لکھ کر وہ ریکارڈ منگوایا جاتا ہے اور ایک موقع پر مجھے یہ ضرورت پیش آئی تو مجلس مشاورت ربوہ کا ریکارڈ بھی، بعض کیسٹ ہدایت دے کر منگوائیں اور خود سن کر دیکھا کہ کس رنگ میں وہاں باتیں ہو رہی تھیں اور کیا اس نہایت ہی مقدس روح کی حفاظت کی جا رہی تھی کہ نہیں کہ ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اللہ کے فضل کے ساتھ ہمیں یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔ اگر ہم نے اس کی ناقدری کی تو اس کا انجام کیا ہے؟ وہ جہنم کا کنارہ ہے جو انہی آیات میں مذکور ہے۔ فرماتا ہے تم جہنم کے کنارے پہ پہنچے ہوئے تھے کہ خدا نے تمہیں اس سے کھینچ کر دور کر دیا اور آپس میں ایک دوسرے سے باندھ دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جہنم کا کنارہ اس کا برعکس مضمون ہے تو آپس میں بندھے جانا جنت کا مضمون پیش کرتا ہے۔ یعنی جہنم سے جنت کا سفر بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تو تمہیں اپنی رحمت سے اکٹھا کر دیا اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے ایسا کیا گیا۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا﴾ اے محمدؐ! تو اگر جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ بھی خرچ کر دیتا تو یہ لوگ آپس میں محبت کے رشتوں میں نہ باندھے جاتے۔ یہ اللہ ہی ہے جس نے ان کو اکٹھا کیا ہے۔ دوسری طرف فرماتا ہے ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾۔ پس یہ اللہ کی تجھ پر رحمت تھی اور غیر معمولی رحمت کہ تو ان پر نرم اور مہربان ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ. فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ یہ سارا مضمون وہی ہے جو مَیں پہلے کچھ حصہ بیان کر چکا ہوں۔

مجلس شوریٰ کی کامیابی کا راز اس بات میں ہے کہ جماعت احمدیہ بھائی بھائی بنی رہے اور بھائیوں کی طرح ایک جان ہو جائے یا "ایک جان دو قالب" جس طرح محاورہ مشہور ہے، خواہ قالب الگ الگ ہوں جان ایک ہی رہے۔ ایسی صورت میں جو مشورے ہوتے ہیں وہ بہت گہری فراست کے علاوہ تقویٰ پر مبنی ہوتے ہیں۔

اب مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس مضمون میں اور اس پہلے مضمون میں جو مَیں نے ابھی آپ کے سامنے رکھا ہے تضاد کوئی نہیں ہے۔ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا نرم دل ہونا ان کے اکٹھے کرنے کا موجب بنا ہے اور اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ تُو اگر سب کچھ بھی زمین میں خرچ کر دیتا تو ان کو اکٹھا نہ کر سکتا۔ ان دو میں کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ مومنوں کے دلوں کی محبت پیسے کے نتیجے میں نہیں ہوتی اور خرچ کے نتیجے میں نہیں ہوتی۔ اس مضمون کو چھوڑ کر، بعض لوگ سمجھتے ہیں، یعنی اس کو نظر انداز کر کے کہ رسول اللہ ﷺ کا تو پھر کوئی واسطہ ہی نہ ہوا۔ صرف اللہ نے براہِ راست محبت پیدا کر دی اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلے کی کیا بات ہوئی؟ یہ محض کم فہمی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں محبت پیدا کی ہے اور آپ کی رحمت ہونے کی ایک نشانی بھی ہے ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ.﴾ تجھے جو ہم نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے اس رحمت کے اندر بہت سے اخلاقی پہلو ہیں۔ ایک پہلو اس کا یہ ہے کہ تُو ان پر مہربان ہے، نرم دل ہے اور اس کے نتیجے میں پھر وہ اکٹھے ہوئے ہیں ورنہ یہ بھاگ جاتے۔ تو صاف پتہ چل رہا ہے کہ مومنوں کی تالیفِ قلب میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رحمت کا ایک براہِ راست گہرا تعلق ہے اور وہ رحمت

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

جب ﴿لِنْتَ لَهُمْ﴾ کے طور پر جلوہ گر ہوتی ہے۔ رحمت کے بہت سے پہلو ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ دل ان کی محبت میں نرم ہو جاتا ہے، ان کے لئے ہر وقت جھکا رہتا ہے تو پھر مومنوں کے لئے ایک تالیفِ قلب کا سامان پیدا ہوتا ہے۔

دوسرا مضمون جو اس میں ہے یہ ہے کہ کوئی دنیاوی ذریعہ، اگر اللہ کی رحمت تجھے عطا نہ ہوتی اور وہ یہ رحمت تھی جس کا ذکر کیا ہے، کوئی دنیاوی ذریعہ نہ مومنوں کو اکٹھا کر سکتا تھا اور نہ کبھی قوموں میں مال و دولت کے خرچ سے محبتیں پیدا ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں وہ لوگ جن کو لالچ ہو، جو پیسے کے نتیجہ میں اکٹھے ہوں، ان کی محبتیں جو ظاہری نظر آنے والی محبتیں تو محبتیں کہلا ہی نہیں سکتیں، یہ تو خود غرضیاں ہوتی ہیں۔ پیسے کی حرص میں جو کچھ خُلق انسان کے اندر موجود ہے وہ بھی کھایا جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے اور ایسے لوگ مکھیوں کی طرح ہوتے ہیں جو گندگی پر بیٹھتی ہیں، جب تک گندگی کا رس چوستی ہیں بیٹھی رہتی ہیں، اس کے بعد اٹھ کے کسی اور گندگی کی تلاش میں چلی جاتی ہیں۔ مگر ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ میں جو مضمون ہے وہ تو ہمیشہ ہمیش کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرف بڑے جذبے اور پیار اور محبت اور والہیت کے ساتھ جھکے رہنے کا نام ہے۔ یہ ہے حقیقی تالیفِ قلب جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے ذریعہ ہوئی۔ کیونکہ ایسی صفت ہے جو عارضی نہیں ہے، جو ایک مستقل صفت ہے۔ دل کی نرمی اور دل سے پھوٹنے والا پیار کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے کہ آج میٹھا اور کل کڑوا ہو جائے۔ یہ تو ایک دائمی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے خُلق کا اظہار قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ آپ ہیں ہی ایسے، وقتی طور پر نہیں ایسے ہوئے بلکہ ہمیشہ سے اللہ کی رحمت کے نتیجے میں بنائے ایسے گئے ہیں اور اس کے نتیجے میں مومنوں کا آپ کے گرد اکٹھا رہنا ایک لازمی امر ہے، یہ تبدیل نہیں ہو سکتا اور نہ ہوا۔ ایک لمحہ بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں نہیں آیا کہ جب مومن آپ کی ذات سے دور ہوئے ہوں۔ پس یاد رکھیں کہ وہی کردار ہم نے اپنے معاشرے میں ادا کرنا ہے اور جب آپ یہ کردار ادا کر دیں تو پھر مجلس شوریٰ کا ماحول پیدا ہوتا ہے لیکن شوریٰ سے پہلے دو اور نصیحتیں بھی ہیں جو فرمائی گئی ہیں ان کو پیشِ نظر رکھیں۔

﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ ان سے عفو کا سلوک فرما۔ جب انسان کسی سے پیار کرتا ہے تو اس کا ایک ثبوت اس کے عفو میں ظاہر ہوتا ہے۔ کئی لوگ اپنے پیاروں سے پردہ پوشیاں کرتے رہتے ہیں اور جن سے پیار نہ ہو ان کے چھوٹے سے نقص کو بھی اچھال کے باہر پھینکتے ہیں۔ تو عفو کا محبت سے گہرا تعلق ہے اور عفو محبت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ ہم سے عفو کا سلوک فرماتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق سے محبت کا اظہار ہے۔ جہاں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو نصیحت ہے کہ تُو جب رحمت ہے ان کے لئے، جب تُو ان کے لئے نرم دل ہے تو اس کا طبعی نتیجہ دکھا، ان سے عفو کا سلوک کر۔ یہ مراد نہیں تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس سے پہلے عفو نہیں کرتے تھے۔ یہ ایک طرزِ کلام ہے ہمیں سمجھانے کے لئے کہ دیکھو محمدؐ رسول اللہ کو محبت تھی، انہوں نے عفو بھی کیا۔ تمہیں اگر آپس میں ایک دوسرے سے سچا پیار ہے تو تمہیں بھی عفو کا سلوک کرنا پڑے گا۔ عفو سے مراد ہے روزمرہ کی عام غلطیوں، عام کمزوریوں پر، انسان بے وجہ ۔ تلخی محسوس نہ کرے یا تلخی محسوس کرنے کا موقع بھی ہو تب بھی برداشت کر جائے اور اپنے پیارے سمجھ کر ان سے انسان نرمی کا سلوک جاری رکھے۔ عفو کا مطلب ایک یہ ہے کہ آپ ایک چیز دیکھ رہے ہیں، پتہ ہے ٹھیک نہیں ہو رہی آنکھیں اس طرف کر لیں مگر اس کی ایک حد ہوتی ہے اس کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

عفو کا مضمون جو ہے اس کا تعلق ایسی کمزوریوں سے ہے جن کا زیادہ تر اثر آپ کی ذات پر پڑتا ہے۔ اگر ایسی کمزوریاں ہیں جو نظام جماعت میں رخنہ ڈالنے والی ہوں تو وہاں عفو کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نظام جماعت میں رخنہ تو عفو کی بنیادی وجہ کے منافی ہے۔ عفو تو پیدا اس لئے ہوا تھا کہ آپس میں محبت ہے تو وہ لوگ جو محبتوں پر حملے کر دیتے ہیں اور محبتوں پر تبر رکھ دیتے ہیں، جو عفو کی جڑ کاٹتے ہیں، ان سے عفو کا سلوک کیسے ہو سکتا ہے، انہیں عفو کی تعلیم کیسے دی جا سکتی ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں کہیں بے انتہا عفو دکھائی دیتا ہے، کہیں بڑی سخت پکڑ دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ لوگ جو ان باتوں کا فرق نہیں سمجھتے وہ پھر بعض دفعہ، جب مَیں بھی سنت محمد مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرتا ہوں تو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں، مجھے لکھتے ہیں، یعنی اعتراض ان معنوں میں نہیں جس طرح ایک بیہودہ باتیں کرنے والا اعتراض کرتا ہے بلکہ اپنی نافہمی کی وجہ سے ان سے کوئی قصور ہوا ہوتا ہے، کہتے ہیں آپ تو عفو کی تعلیم دیتے تھے، آپ تو کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بے حد عفو کرنے والے ہیں تو ہمارے معاملے میں کیا بات ہے، ہم سے کیوں عفو کا سلوک نہیں ہو رہا۔ تو وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ عفو کے مواقع ہیں اور پکڑ کے بھی مواقع ہیں۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ سریع العقاب ہے، سریع الحساب ہے اور بعض دفعہ عَفُوٌّ، غَفُوْرٌ ہے۔ تو جب تک آپ ان بنیادی صفاتِ الٰہی کو جو صفات محمد مصطفیٰ بھی بنیں ان پر غور کر کے ان کی کنہ کو نہیں سمجھیں گے اپنے روزمرہ معاملات کو درست نہیں کر سکتے اور نہ نظام جماعت سے آپ کا صحیح،

> شوریٰ کیا ہے؟ شوریٰ دلوں کو باندھنے کا ایک ذریعہ ہے اور شوریٰ سے جتنا اعتماد، انتظام جماعت میں پیدا ہوتا ہے بہت کم دوسرے ذرائع سے پیدا ہوتا ہے۔

حقیقی طور پر صالح تعلق قائم ہو سکتا ہے۔ پس فرمایا اگر تم ان سے محبت کرتے ہو اور کرنا چاہتے ہو تو پھر ﴿لِنْتَ لَهُمْ﴾ کے بعد عفو کا سلوک ضروری ہے لیکن ان شرائط کے ساتھ جن کی طرف مَیں نے اشارہ کیا ہے، تفصیل سے یہاں بیان نہیں کیں مگر کئی موقعوں پر بیان بھی کی ہیں۔ عفو کا ایک محل ہے، موقع ہے، اس کے اندر رہتے ہوئے ضرور عفو سے کام لینا چاہئے اور عفو کا بہت زیادہ تعلق انسان کی ذاتی تکلیف سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہر اس تکلیف پر غیر معمولی عفو کا سلوک فرمایا ہے جو آپ کی ذات کو پہنچی تھی۔ لیکن نظامِ جماعت پر جب ضرب پڑی ہے تو آپ نے عفو کا سلوک نہیں کیا کیونکہ وہ امانت ہے۔ عفو کا ایسے جرم سے تعلق ہے جو آپ کے خلاف ہو اور جس میں آپ مالک ہوں چاہیں تو یہ سلوک کریں، چاہیں تو وہ سلوک کریں۔ مگر جہاں آپ امین بن جاتے ہیں، امانت دار ہیں، اللہ تعالیٰ کی امانت آپ کے سپرد ہے وہاں نہ صرف یہ کہ عفو کے سلوک کی اجازت نہیں بلکہ قرآن کریم نے مومنوں کی اس تربیت کے پیشِ نظر ان کو متنبہ کیا ہے کہ جب خدا کے حکم کے تابع تم ایک آدمی کو سزا دے رہے ہو تو پھر یاد رکھنا وہاں نرمی کرو گے تو گنہگار بن جاؤ گے، تمہیں وہاں نرمی کا حق نہیں ہے۔

پس قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے، نہایت متوازن کتاب ہے، ہر تعلیم کو اس کے موقع اور محل پر بیان کرتی ہے اور موقع اور محل کی خوب نشاندہی کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے مَیں مجالس شوریٰ کی روح کی حفاظت کی خاطر آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ عفو کا سلوک عام کریں اور عفو

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری اور نیو الرّحیم جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

زیادہ تر وہاں ہو جہاں اپنے آپ کو تکلیف پہنچی ہے اور اس تکلیف کو نظرانداز کرتے ہوئے خدا کی خاطر صبر کریں اور اپنے بھائی سے عفو کا سلوک فرمائیں اس سے محبت بڑھے گی۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ اکثر اوقات اپنی دفعہ تو لوگ یوں بھڑک اٹھتے ہیں جیسے کسی بھڑکیلے مادے کو تیلی دکھادی گئی ہو اور نظامِ جماعت کی دفعہ آنکھیں بند، منافق بن بیٹھتے ہیں، باتیں کررہے ہیں، آپ مزے سے ان کی باتیں سنتے ہیں، یا مزے نہ بھی لیتے ہوں تو اٹھ کے آجاتے ہیں، کوئی فکر نہیں کہ کیا ہورہا ہے۔ تو جہاں موقع اور محل نہ رہے وہاں بدزیبی آجاتی ہے، بدصورتی اسی کا نام ہے۔ ہر چیز جو باموقع ہو، برمحل ہو وہ خوبصورت ہے اور جو محل سے ہٹ جائے وہ بدزیبی ہے۔ اب کتنا ہی خوبصورت ناک ہو کسی کا، یہاں کی بجائے ماتھے پر لگ جائے تو لوگ اس سے دور بھاگیں گے۔ کوئی ایسا شخص، کوئی مرد ہے تو کوئی لڑکی سوچ بھی نہیں سکے گی کہ ایسے سے شادی کرے، سوچے تو ناک کٹوا کے ہی کرے گی۔ مگر یہ بے محل ہونے کا نتیجہ ہے۔ اپنی ذات میں وہ ناک خوبصورت ہے۔ آنکھ ایک ادھر ہو جائے اور ایک نیچے لگ جائے تو بہت بھیانک تصور پیدا ہوتا ہے حالانکہ دونوں آنکھیں اپنی ذات میں کیسی ہی خوبصورت ہوں تب بھی وہ کشش کی بجائے بڑا سخت دور پھینکنے کا کردار ادا کرتی ہیں، دھکا دینے کا کردار ادا کرتی ہیں۔ تو عفو بھی اپنے محل پر خوبصورت ہے، محل سے ہٹے گا تو بدزیب ہو جائے گا۔

پس جماعت میں اگر مجلس شوریٰ کی روح کو زندہ رکھنا ہے تو عفو پر اس طرح عمل کریں جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کیا۔ دین کی غیرت کی راہ میں عفو کو کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔ اپنی تکلیف بہت اٹھائی، بہت دکھ اٹھائے، مگر جہاں تک ہم نے مطالعہ کیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی ذات کی تکلیف کا بدلہ کسی سے نہیں لیا، اس کو عفو کہتے ہیں۔ اور اس عفو کے نتیجہ میں پھر استغفار پیدا ہونا ایک لازمی بات ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب آپ عفو کرتے ہیں تو یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس شخص نے خدا کو بھی تو ناراض کرلیا ہوگا۔ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ناراض کرنا دو پہلو رکھتا تھا ایک یہ پہلو کہ آپ نے اس کو برداشت کرلیا اور اس کے نتیجہ میں اس کو معاف کردیا۔ ایک اور پہلو تھا کہ خدا بھی تو ناراض ہو جاتا تھا اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان خود معافی میں مستعد ہوتا ہے یعنی جلدی دکھاتا ہے اور کہتا ہے مَیں بالکل کسی قسم کا بدلہ نہیں لینا چاہتا۔ مگر اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تعلق میں ایسا بارہا ہوتا تھا کیونکہ آپ اپنی ذات کا جرم معاف کرنے میں بالکل بے پرواہ ہوتے تھے مگر جس کو کسی سے پیار ہو اس کے خلاف وہ جرم برداشت نہیں کرتا۔ یہ ویسی ہی مثال ہے جیسے مَیں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ آپ کے سامنے سنایا تھا کہ آپ کو ایک شخص گالیاں دے رہا تھا اور نہایت سخت کلامی کررہا تھا۔ مہمان باہر سے آیا ہے اور آتے ہی اس نے دندناتے ہوئے مسجد میں آپ کے خلاف باتیں کرنی شروع کردیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ ایک صحابی سے برداشت نہیں ہوا، انہوں نے آگے سے کوئی سختی سے جواب دیا، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روک دیا کہ نہیں کرنا ایسا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے کہا کہ آپ ہمارے امام ہیں ٹھیک ہے لیکن جب محمد رسول اللہ کو گالیاں دی جائیں آپ برداشت نہیں کرسکتے اور ہم سے کس طرح توقع رکھتے ہیں کہ اپنے پیر کو گالیاں دیتے ہوئے سنیں اور ہم برداشت کرلیں۔ تو مَیں یہ نہیں کہہ رہا کہ برداشت نہ کرو مَیں یہ سمجھا رہا ہوں کہ ایک فطرتی بات ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مجھے جتنے روزانہ گالیوں کے خط آتے ہیں اور جیسا جیسا گند بولا جاتا ہے، کہتے ہیں تم لوگ تصور بھی نہیں کرسکتے کہ کیا کیا ہورہا ہے مجھ سے، لیکن مَیں برداشت کرتا ہوں اللہ کی خاطر اور کبھی پروا نہیں کی۔ مگر جب پادریوں نے محمد رسول اللہ کے خلاف بدزبانیاں کی ہیں تو دیکھیں جوابی حملے کیسے کیسے سخت کئے ہیں تو یہی اللہ تعالیٰ کا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں بعض دفعہ اپنے ولی کی بے عزتی اور ولی کے ساتھ گستاخی کے سلوک کو برداشت نہیں کرتا اور ایسا ردعمل بعض دفعہ اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے جیسے ایک ہتھنی کے بچے کو مار دیا گیا ہے تو ہتھنی اس ظالم پر حملہ کرتی ہے اور اس کی لاش کو پھر مٹی میں رگید کر اس کے نشان مٹا دیتی ہے روند روند کر۔ تو اللہ کی غیرت کا بھی ایک سوال تھا اور قرآن کریم میں ﴿وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ کا مضمون اسی لئے بیان ہوا ہے خصوصیت سے کہ اے محمدؐ! تُو تو معاف کرے گا، ہم جانتے ہیں، لیکن پھر ان کے لئے بخشش بھی اللہ سے مانگنا کیونکہ ہو سکتا ہے بعض گستاخیاں ہوں اللہ معاف نہ کرے، تجھے ہی بخشش بھی مانگنی ہوگی۔ اور جب تُو یہ کرتا ہے تو ایسے لوگ پھر اس بات کا حق رکھتے ہیں تو ان سے مشورے کرے کیونکہ یہ لوگ تجھ سے محبت کریں گے، تیرے عاشق ہو چکے ہوں گے، پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تجھے غلط مشورے دیں۔ لیکن مشورہ ان سے کر، فیصلہ تُو نے کرنا ہے۔ اور جب محبت کے یہ تعلق ہوں تو فیصلہ چاہے مشوروں کے خلاف ہو، کبھی اس کے نتیجے میں دوریاں پیدا نہیں ہوتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں خصوصیت سے مجھے یاد ہے، ہمیں بچپن سے ہی آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجلسِ شوریٰ میں ضرور آنا اور بڑے اہتمام سے ہم لوگ باقاعدہ مجلسِ شوریٰ میں بطور زائر شریک ہوتے تھے۔ لیکن بہت سی ایسی اہم تربیت مجلس شوریٰ میں ایسے ہورہی ہوتی ہے جو نہ تقریروں میں، نہ خطبوں میں، نہ باہر کہیں ہوتی ہے۔ وہ سارا ماحول ایک زندہ، فعال حرکت رکھتا ہے جس میں جماعت ایک دوسرے کے ساتھ ایک تعامل کررہی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق اور اس کے نتیجے میں جو ردِعمل پیدا ہورہے ہیں اس کی ایک ایسی زندہ مثال ہے جیسے دو کیمیکلز کو آپس میں ملائیں تو آپ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ اس کے اندر آواز اٹھتی ہے اور کیمیکل ردِعمل پیدا ہوتے ہیں اور پھر اس سے ایک نئی چیز بنتی ہے۔ تو مجلسِ شوریٰ جماعت کے باہمی تعامل کا نام ہے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تربیت ہوتی ہے۔ تو مجھے یاد ہے ہمیشہ مجلسِ شوریٰ میں ہم دیکھا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہی بعد میں رواج رہا اکثر معاملات میں مشوروں پر بہت غور کرتے، ان کو سراہتے اور ان کی تائید میں فیصلے دیتے اور بعض دفعہ

> **عفو کا مضمون جو ہے اس کا تعلق ایسی کمزوریوں سے ہے جن کا زیادہ تر اثر آپ کی ذات پر پڑتا ہے۔ اگر ایسی کمزوریاں ہیں جو نظامِ جماعت میں رخنہ ڈالنے والی ہوں تو وہاں عفو کا کوئی تعلق نہیں ہے۔**

ان کے برخلاف فیصلے دیتے۔ بعض دفعہ تکلیف بھی محسوس کرتے اور بعضوں کو سمجھاتے کہ تم نے یہ غلط کیا ہے، یہ مشورہ دینا ہی نہیں چاہئے تھا۔ یہ نادانی ہے، یہ ناسمجھی ہے۔ لیکن کبھی ایک بھی واقعہ ایسا نہیں ہوا جس کے نتیجہ میں جماعت کے دل میں کوئی منفی ردعمل پیدا ہوا ہو۔ بلکہ وہ واقعات، وہ مواقع جن میں خلیفۂ وقت نے شوریٰ کی بات نہیں مانی، اپنی تسلیم کروائی ہے، وہ ہمیشہ کے لئے خلافت کی تائید میں ایک زندہ ثبوت بن گئے کہ وقت نے ثابت کیا کہ وہی بات درست تھی اور اکثریت کے فیصلے غلط تھے۔ یہ ہے مجلس شوریٰ۔ اور اس کی روح کو قائم رکھنے کے لئے آپس کا اعتماد ضروری ہے، یہ مَیں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اگر یہ آپس کا اعتماد نہ ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا اکثریت چھوڑ کے اگر ایک آدمی زائد بھی کسی ایسی پارٹی کے ساتھ ہو جس کا فیصلہ ردّ ہوتا ہے، تو دیکھیں کیسی قیامت آجاتی ہے کہ ہمارے اکتیس ممبر تھے تمہارے تیس تھے اس لئے اکتیس کی بات مانی جائے گی تیس کی نہیں مانی جائے گی۔ اور اگر کوئی اس کے خلاف فیصلہ دینے کی جرأت کرے تو دیکھیں کیسی کیسی قیامتیں ٹوٹیں گی۔ مگر ایسے فیصلے بھی ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بھی، بعد میں بھی اور ہم نے خلافت کے دور میں جو مجلسِ شوریٰ دیکھی اس میں تو، بارہا تو نہیں، مگر کئی دفعہ ایسا دیکھا ہے کہ ساری شوریٰ کی ایک رائے اور خلیفۂ وقت کی دوسری اور وہی رائے درست نکلی۔ تمام صحابہ کی ایک رائے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی دوسری اور وہی رائے درست نکلی۔

ایک وہ موقع تھا صلح حدیبیہ کا جبکہ حدیبیہ کے میدان میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فیصلہ یہ تھا کہ چونکہ راستہ محفوظ نہیں ہے اور قرآن کی رو کے منافی ہے کہ حج غیر محفوظ رستے پر بھی کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا حج نہیں ہوگا یہیں قربانیاں دو۔ اور سارے صحابہ بلا استثناء، متفق ہی نہیں، زور دے رہے تھے، جوش دکھا رہے تھے کہ نہیں ہم نے حج ضرور کرنا ہے۔ آپ نے کسی کی نہیں سنی۔ وہی فیصلہ صادر فرمایا اور تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیصلے کو حیرت انگیز برکت نصیب ہوئی ہے اور صلح حدیبیہ ہی کے موقع پر فتح مکہ کی بنیاد ڈالی گئی ہے اور اسی موقع پر جو سورۃ نازل ہوئی ہے اس میں یہ خوشخبری دے دی گئی تھی کہ ایک فتح نہیں ہم تجھے دوسری فتح کی بھی خوشخبری دے رہے ہیں۔ تو نے خدا کی خاطر اپنا سر جھکا دیا اور گویا کہ انسان ہر دفعہ اپنی ہی شکست تسلیم کرتا ہے۔ سورۃ فتح کا مضمون یہ

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

ہے کہ تو نے خدا کی خاطر اپنی شکست تسلیم کرلی اس لئے خدا تجھے فتح پر فتح دے گا۔ یہ بظاہر کمزوری کی صلح بھی تیرے لئے طاقت کا موجب بنے گی اور پھر ایک اور فتح بھی ہے جو اس کے بعد آنے والی ہے۔ پس دیکھیں ایک شخص کا فیصلہ تھا، توکل علی اللہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور جن سے محبت کرتا ہے پھر ان کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں بھی ہم نے یہی دیکھا کہ جب آپ فیصلہ شوریٰ کے فیصلے کے خلاف فرماتے تھے تو ساری مجلس شوریٰ اول تو اسی فیصلے پر بچھ جاتی تھی۔ کوئی ایک مجلسِ شوریٰ میں شامل نمائندہ بڑبڑاتا ہوا باہر نہیں نکلتا تھا کہ ہمارے فیصلے کے خلاف فیصلہ کردیا۔ ایک بھی مثال اس کی مجھے یاد نہیں جو اس وقت ظاہر ہوئی ہو یا بعد میں جماعتوں میں جاکر کسی نے یہ بات کی ہو۔ اس سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ مجلسِ شوریٰ کا نمائندہ چننے والے متقی لوگ تھے۔ وہ اپنے میں سے اسی کو چنتے تھے جو متقی ہوتے تھے اور ان کا یہ ردِّ عمل بتا رہا ہے کہ کیسے تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ کسی ایک نے بھی یہ غلطی نہیں کی کہ باہر جاکر کوئی بات کی ہو کہ جی ہمارا فیصلہ یہ تھا اور فلاں ہوگیا۔ بلکہ سارے باہر نکلتے ہوئے ہنستے کھیلتے یہی باتیں کیا کرتے تھے، اس دن رات تک یہی مضمون رہتا تھا کہ دیکھو ہم کیسے بے وقوف نکلے اور وہی ہونا چاہئے تھا جو خلیفۂ وقت نے فیصلہ دیا تھا اور جو ہمیں سمجھ آیا ہمارے ذہن میں آیا ہی نہیں واقعتہً یہی چیز درست تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے کہ ہمیں ایسے عظیم الشان صالح نظام کا جزو بنایا جہاں غلطی کے ہر امکان کو دور کرنے کے لئے درستی کرنے کا ایک طریق مقرر فرما رکھا ہے اور ان دونوں کے تعاون کے نتیجے میں ایک نہایت صحت مند، پاکیزہ نظام قائم ہوتا ہے۔

پس مجلس شوریٰ میں ان باتوں کو ضرور ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں، آج بھی اور کل بھی۔ اگر ان باتوں پر آپ عمل کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت ہمیشہ زندہ رہے گی اور مجلسِ شوریٰ سے خلافت کو تقویت ملتی اور خلافت سے مجلس شوریٰ کو صحت عطا ہوتی ہے۔ پس ان دونوں باتوں کے نتیجے میں جماعت کی زندگی کی ہمیشہ ہمیش کے لئے ضمانت میسر آئے گی۔ پس تقویٰ کے ساتھ مشورے دیا کریں، محبتیں بڑھانے کے فیصلے کیا کریں اور جیسا کہ مَیں نے مثال دی ہے مشورہ سوچتے وقت ان باتوں کو سوچا کریں جو آپ کے دل سے ازخود اخلاص کے ساتھ اٹھ رہی ہیں۔ ان میں مَیں نے ایک مثال دی ہے، جماعتوں کے اندر اگر کہیں تلخی پائی جاتی ہے تو ان کی وجوہات پر غور کرکے اس رنگ میں اپنی شوریٰ میں پیش کریں کہ اس کے نتیجے میں تلخی لازماً کم ہو، بڑھے نہیں۔ اگر بڑھانے کے انداز میں مشورہ دے دیا تو آپ ذمہ دار ہونگے۔ اور ایسے مشورے کو پھر قبول بھی نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے علاوہ روزمرہ کی باتیں ہیں، تربیت کے نئے نئے تقاضے ہیں، نئی نئی قومیں احمدیت میں اور اسلام میں داخل ہو رہی ہیں، پھر اصلاح وارشاد کے بہت بڑے اور وسیع تقاضے اور بڑی امیدیں آپ سے وابستہ کی گئی ہیں، تو یہ سارے امور وہ ہیں جن میں دن رات آپ کو پریشانی لاحق ہونی چاہئے۔ سوچتے رہنا چاہئے کہ اس ضمن میں ہم کیا طریق اختیار کریں کہ اپنے مقاصد کو توقع سے بڑھ کر حاصل کرسکیں۔ تو پھر جو باتیں آپ کے دل سے خود بخود پھوٹتی ہیں، انہی پر مشورے ہونے چاہئیں اور جب آپس میں ایک دوسرے کو مشورہ دیں گے تو پھر ایک پختہ ذہن کا مشورہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک کمال کے درجے پر پہنچا ہوا ذہن ہوگا یعنی اجتماعی ذہن جماعت کا۔ وہ مشورے جب پہنچیں گے، وہ پھوٹیں گے، ان کی منظوری ہوگی پھر فیصلے بنیں گے۔ ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ کا مضمون نہ بھولیں۔ آج بھی اسی طرح جاری ہے، کل بھی اسی طرح جاری رہے گا۔ تمام مجالسِ شوریٰ کے فیصلے جن کو آپ سمجھتے ہیں وہ مشورے ہیں۔ فیصلہ اس وقت بنتے ہیں جبکہ امام وقت ان کو قبول کرلیتا ہے اور وہ فیصلے بنتے ہیں جس شکل میں وہ ان کو قبول کرتا ہے۔ پھر توکل علی اللہ کا مضمون ہے پھر پرواہ نہ کریں پھر لازماً انہی فیصلوں میں برکت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ مضامین باربار دہرانے کے لائق ہیں کیونکہ جماعت کی زندگی سے اور جماعت کی بقا سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

مجلس شوریٰ جو ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے ان کو تو السلام علیکم خاص طور پر کہنا تھا۔ محبت بھرا پیغام دینا تھا۔ مبارکباد دینی تھی اسیران راہ مولیٰ کی آزادی کی۔ ان ہواؤں کے رُخ میں تبدیلی کی مبارکباد دینی تھی اور ہواؤں کی لہک میں جو خوشگوار اثرات ظاہر ہوئے ہیں ان کے اوپر مبارکباد دینی تھی اور ایک بات خاص طور پر کہنے والی ہے کہ مشاورت امانت ہوا کرتی ہے۔ اس کے وہی حصے باہر بیان ہونے چاہئیں جن کی اجازت ہو ورنہ آپس کے مشورے ایک امانت کا رنگ رکھتے ہیں اور خصوصیت سے جو تبلیغی منصوبے وغیرہ بنائے جاتے ہیں ان میں یہ امانت کا پہلو زیادہ غالب ہے۔ تو اپنے مشوروں کو امانت کے ساتھ دیں اور امانت کے ساتھ ہی اپنے سینوں میں لے کر واپس جائیں۔ اتنے پہلو ظاہر فرمائیں جن پہلوؤں کے متعلق مجلس شوریٰ یا صدرِ مجلس کی ہدایت ہے کہ ان کو عام کریں ورنہ باقی جو آپس کی سوچیں ہیں ان میں غور و فکر ہونا چاہئے اور آپ پر خدا کی طرف سے عائد کردہ امانت آپ کے دل میں ہی محفوظ رہنی چاہئے۔ بعض دفعہ بے تکلف اور غیر محتاط تبصرے نقصان پہنچا جاتے ہیں اور اس سے دشمن کو خواہ مخواہ شرارت کا موقع مل جاتا ہے۔ یہ بات ایک مَیں نے کہنی تھی جو بھول گیا تھا اس لئے مَیں نے خطبے کے بعد اس کو شامل کردیا ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

طاہر مسجد کوبلنز (جرمنی) کا سنگِ بنیاد

(رپورٹ: شیخ قمر محمود۔ ریجنل امیر رائن موزل۔ جرمنی)

کوبلنز شہر جرمنی کے جنوب مغرب میں واقع ہے جس کی آبادی تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ جرمنی کا نہایت خوبصورت شہر ہے جہاں پر دو دریا ملتے ہیں اور یہ جگہ Deutsches Eck کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۹۸۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی میں ۱۰۰ مساجد کی تحریک فرمائی۔ کوبلنز میں بھی مسجد کی جگہ کے حصول کے لئے کوششیں شروع کردی گئیں۔

۲۶/فروری ۱۹۹۹ء کو یہاں کے ایک مشہور اخبار میں ایک پلاٹ جس کا رقبہ ۲۴۰۰ مربع میٹر ہے برائے نیلامی کا اشتہار آیا۔ مجلس عاملہ کے ممبران سے مشورہ کرکے اگلے ہی دن بینک سے رابطہ کیا گیا اور بینک نے دو دن کے اندر کاغذات بھجوادیئے۔ محترم امیر صاحب جرمنی کی اجازت سے شہر کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا کہ اس جگہ پر مسجد بناسکتے ہیں یا نہیں۔ اس اجازت کے حصول میں کافی مشکلات پیش آئیں۔ لیکن محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے تقریباً ۲ ہفتے کے بعد ۱۷/مارچ بروز جمعۃ المبارک شہر کی انتظامیہ نے اجازت دے دی اور اتفاق سے یہ دن عید الاضحیہ کا مبارک دن تھا۔

۲۳/مارچ ۱۹۹۹ء کو اس پلاٹ کی نیلامی پر تین ممبران جماعت عدالت میں حاضر ہوئے۔ نیلامی کی کارروائی ختم ہونے پر یہ پلاٹ جماعت احمدیہ کو مل گیا۔ الحمد للہ۔ یہ دن یومِ مسیح موعودؑ کے اعتبار سے نہایت اہمیت کا حامل اور بابرکت تھا۔ اس پلاٹ پر جولائی ۲۰۰۲ء سے Basement کا کام شروع ہوگیا اور مختلف اوقات میں وقارِ عمل بھی ہوتا رہا۔ مورخہ ۱۵/جون ۲۰۰۲ء کو تین ممبران جماعت (۱۔ خاکسار، ۲۔ مکرم ناصر احمد صاحب بشیر ریجنل سیکرٹری اصلاحی کمیٹی رائن موزل، ۳۔ مکرم ملک ظفر منصور صاحب ریجنل سیکرٹری ایم ٹی اے رائن موزل) پر مشتمل ایک وفد طاہر مسجد کوبلنز کے سنگِ بنیاد کے سلسلہ میں امیر صاحب جرمنی کی اجازت سے حضور اقدس ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے لندن تشریف لے گیا چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اس اینٹ پر جو سنگ بنیاد پر رکھی جانی تھی دعا کی۔ مورخہ ۹/نومبر بروز ہفتہ ۴/رمضان المبارک ۲۰۰۲ء کو شام ۴ بجے محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے دعاؤں کے ساتھ طاہر مسجد کوبلنز کا سنگِ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔ اس مبارک موقع پر درج ذیل احباب و خواتین کو اس کی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ریجنل مربی سلسلہ رائن موزل، مکرم داؤد کاہلوں صاحب صدر انصار اللہ جرمنی، مکرم مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم شیخ قمر محمود صاحب ریجنل امیر رائن موزل، مکرم محمد عالم صاحب ریجنل قائد خدام الاحمدیہ، مکرم ریجنل ناظم علاقہ انصار اللہ چوہدری منور احمد خالد صاحب، مکرمہ فوزیہ ارشد صاحبہ ریجنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ، مکرم شیخ ظفر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوبلنز اور محترمہ بشریٰ ریاض صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوبلنز۔ اس کے علاوہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی نمائندگی میں محترمہ منور عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحبہ نے اینٹ رکھی۔

اس مبارک تقریب میں ۳۵۰/احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اس موقع پر افطاری کا انتظام موجود تھا۔ علاوہ ازیں اس پر مسرت موقع پر تمام احباب و خواتین اور بچوں میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس علاقہ رائن موزل میں مسجد کی تعمیر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ہمیں اس کی جلد اور احسن رنگ میں تکمیل کی توفیق بخشے اور یہ مسجد ہمیشہ خدا تعالیٰ کے سچے موحد، مخلص عباد تگزار بندوں سے آباد رہے۔ آمین۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

لجنہ اماء اللہ (فرانس) کے
سولہویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: تمثیلہ اعجاز۔جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فرانس)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے امسال لجنہ اماء اللہ فرانس کا سولہواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۳،۱۴؍جولائی ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ، اتوار بیت السلام سینٹ پری میں منعقد ہوا۔

پہلا روز ۱۱؍اگست بروز ہفتہ

افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح ۱۰:۱۵ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ایک حدیث پیش کی گئی اور پھر منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ سے چند اشعار پیش کئے گئے۔ تلاوت، حدیث اور نظم کا ساتھ کے ساتھ فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترمہ نسیم دلانوا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس نے کی۔ بعدازاں مردانہ ہال سے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فرانس نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ محترم امیر صاحب نے شکر کا مضمون بیان کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ ہمہ وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے احسانات کو بھول جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر وقت اس کے فضلوں پر ہماری نظر رہنی چاہئے اور کبھی بھی اس کے احسانات کو نہیں بھولنا چاہئے۔ آخر پر امیر صاحب نے دعا کروائی۔

امیر صاحب کے خطاب کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے رپورٹ کارکردگی لجنہ اماء اللہ ماہ اکتوبر ۲۰۰۱ء تا جون ۲۰۰۲ء پیش کی۔ نیز لجنہ اماء اللہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

مقابلہ حفظِ قرآن میں اردو بولنے والی ممبرات کے لئے سورۃ الصّف کا پہلا رکوع تھا اور فرنچ بولنے والی ممبرات کے لئے سورۃ الرحمان کی آیات ۱ تا ۱۵ یا سورۃ یٰسین کی آیات ۱ تا ۱۰ مقرر تھیں۔

مقابلہ حسن قرأت کے لئے سورۃ لقمان کی آیات ۲۷ تا ۳۰ مقرر تھیں۔

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا اور پھر کلام محمود سے ایک نظم اور اس کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ اردو تقاریر اور ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ مقابلہ نظم خوانی میں حصہ لینے والی ممبرات کے لئے ضروری تھا کہ وہ احمدی شعراء کے کلام سے چار اشعار منتخب کریں۔

ورزشی مقابلہ جات میں مقابلہ دوڑ، میوزیکل چیئرز، پارسل گیم، اشیاء سے بھری ٹوکری اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا، اشیاء کی قیمت کا اندازہ یورو میں لگانا، صحت کے متعلق کوئز، مقابلہ رسہ کشی، مقابلہ ذہنی آزمائش وغیرہ شامل تھے۔

دوسرا روز
۱۴؍جولائی ۲۰۰۲ء بروز اتوار

صبح ساڑھے دس بجے اجتماع کا تیسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ بعدازاں ایک حدیث فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کی گئی اور پھر درثمین سے منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ کے چند اشعار اور ان کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد چند مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں مقابلہ تقاریر فرنچ زبان بیت بازی اور فی البدیہہ تقاریر شامل ہیں۔

۶/۶ ممبرات لجنہ پر مشتمل دو ٹیموں کے درمیان یہ مقابلہ ہوا۔ دونوں ٹیمیں ماشاء اللہ بھرپور تیاری سے اس مقابلے میں شامل ہوئیں۔ دو نمبروں کے فرق سے ٹیم اے (A) فاتح قرار پائی۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۳:۳۰ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد نظم پیش کی گئی اور ان کا ترجمہ بھی ساتھ کے ساتھ فرنچ زبان میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔

مجلس سوال وجواب

یہ مجلس سوال و جواب سیکرٹری تبلیغ محترمہ رقیہ صلاح الدین کی زیر نگرانی ہوئی۔ اجتماع کے دونوں دن غیر از جماعت خواتین نے بھی بھرپور تعداد میں شرکت کی۔ ان غیر از جماعت خواتین نے اس موقع پر بعض سوالات کئے جن کے انہیں تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

تقریب تقسیم انعامات

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔ نیز حلقہ وار اور شعبہ جات کی سیکرٹریز کو دورانِ سال حسن کارکردگی پر بھی انعامات سے نوازا۔ اسی طرح چند ممبرات کو خصوصی تعاون پر حسن کارکردگی کے انعامات دیئے گئے۔ اجتماع میں شرکت کرنے والی معزز خواتین کو بھی اس موقعہ پر صدر صاحبہ لجنہ نے تحائف پیش کئے۔

تقریب تقسیم انعامات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے لجنہ کو نصائح کرتے ہوئے تلقین کی کہ کبھی بھی عدم تعاون کی شکایت پیدا نہ ہونے دیں اور کوشش کریں کہ نیکی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جائے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں اپنی روز مرہ زندگی میں آنحضرت ﷺ کے نمونہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد بعض ممبرات اور مہمان خواتین نے اپنے خوشکن جذبات کا اظہار کیا جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب عالم مانچسٹر UK
بعنوان: "مذہب اور امن" "Religion and Peace"

(رپورٹ: عبدالحفیظ شاہد۔مبلغ سلسلہ مانچسٹر)

جماعت احمدیہ مانچسٹر کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹؍ستمبر ۲۰۰۲ء کو مرکزی سنٹر دارالامان میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا جس کا عنوان مذہب اور امن (Religion & Peace) تھا۔ موضوع کی مناسبت سے تمام بڑے مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا۔ جن میں بدھ مت، ہندومت اور عیسائی نمائندے شامل ہیں۔ اسلام کی نمائندگی محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے کی۔

محترم عبدالباسط صاحب نے مقررین کا تعارف کروایا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد انگریزی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدۂ خاکسار نے جملہ حاضرین و مہمانوں کو جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کروایا اور خوش آمدید کہا۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے بدھ مت کے نمائندہ Mr. Sumana Jothi نے بتایا کہ نفرت ہمیشہ نفرت کا ہی بیج بوتی ہے اس وقت دنیا کو پیار و محبت کی ضرورت ہے اور مختلف ممالک کو بجائے جنگوں اور ہتھیاروں پر خطیر رقم خرچ کرنے کے عوام کی غربت دور کرنے اور فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔

ہندوازم کے Dr. Rauniar نے وید سے ایک حوالہ پڑھا کہ "اے خدا سب کو خوشیاں دے اور تکلیف سے بچا"۔ مزید انہوں نے بتایا کہ تمام مخلوق دراصل ایک ہی فیملی کے افراد ہیں۔ اس لئے انہیں آپس میں صلح اور آشتی سے رہنا چاہئے۔

عیسائی نمائندہ Rev-Boulter نے بائبل سے حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ "اپنے ہمسایہ سے اپنی ذات کی طرح محبت کر" اور "امن قائم کرنے والے خدا کے پیارے ہیں"۔ اور "خدا کے بیٹے ہیں" انہوں نے بائبل سے حضرت مسیح علیہ السلام کی معاف کرنے کی تعلیم پر زور دیا۔

اسلام کی نمائندگی میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ ہی اصل اسلام ہے۔ نہ کہ وہ غلط تصور جو اس وقت ذرائع ابلاغ پیش کر رہے ہیں۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی صحیح تصویر نمایاں ہو کر نظر آتی ہے اور جماعت احمدیہ کا پیغام "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ محترم امام صاحب نے کہا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا پیغام جنگ و جدال کی ترغیب دے۔ ہر سچا مذہب امن کی فضا پیدا کرتا ہے اور خون بہانے سے روکتا ہے اور اسلام تو اس میدان میں سب سے نمایاں اور ممتاز ہے۔

دنیا کی تاریخ میں صرف چند ایک ہی مذہبی جنگیں تھیں جبکہ اکثر سیاسی مقاصد کے لئے لڑی گئیں۔ اسلام نے ہمیشہ مذہبی رواداری کی تعلیم دی ہے۔ مرد و عورت، رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹایا ہے اور ان کو برابری کے حقوق کی تعلیم دی ہے۔ اس تعلیم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے دنیا میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے۔ اسلام نے تمام انبیاء اور الٰہی کتب پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ تمام مذہبی اور روحانی سلسلوں کے سربراہوں کو عزت و احترام کا مقام دیا ہے۔

جلسہ کے آخر میں مختلف سوالات کئے گئے جو ایک گھنٹہ تک جاری رہے مقامی کونسلر Mr. Alistair Cosx نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو سراہا اور آئندہ بھی ایسے پروگراموں کے لئے تجویز پیش کی۔

اس جلسہ میں کل حاضری ۳۳۴ تھی جس میں ۱۰۳ عیسائی، غیر احمدی اور دوسرے مذاہب کے افراد تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
☆ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

’جماعت احمدیہ ایک پرامن جماعت ہے جو ہر جگہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود میں پیش پیش ہے‘۔

امریکہ میں سانحۂ ۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء کے پس منظر میں اسلام کی حقیقی اور پرامن تعلیمات کی تشہیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ امریکہ کی مساعی کی ایک جھلک

مسجد بیت الرحمٰن کے ماحول میں مختلف چرچز کے پادریوں اور اہم سماجی شخصیات سے روابط اور لٹریچر کی تقسیم۔ مقامی ٹی وی پر کوریج

(رپورٹ: سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ سلسلہ واشنگٹن امریکہ)

امریکہ میں ہونے والے سانحۂ ۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد جماعت احمدیہ امریکہ کو کئی محاذوں پر اسلام کی مدافعت کی توفیق ملی۔ نیز علاقہ میں اسلام دشمن عناصر کی باتوں کا نہ صرف نوٹس لیا گیا بلکہ مسکت جواب بھی دیا گیا اور اسلام کی برتری ثابت کی گئی۔ اس واقعہ کا ایک سال پورا ہونے پر یہاں ستمبر کے مہینے میں ایک دفعہ پھر سے اس کا چرچا بڑے زور شور سے شروع ہوا ہے لہذا مختلف مواقع پر جماعت کو اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کا موقع میسر آتا رہا۔ جس کی مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

سانحۂ ۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد ایک یہودی آرگنائزیشن نے جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو اپنے سکول میں بلایا تھا جہاں پر خاکسار نے اسلام کے بارے میں تقریر کی جس کے بعد آرگنائزیشن کی طرف سے فون آیا کہ وہ اپنے اساتذہ، والدین اور طلباء سمیت مسجد دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ۳۵ طلباء اپنے والدین اور دو اساتذہ کے ہمراہ مسجد بیت الرحمان تشریف لائے۔ ان کے لئے یہ پروگرام طے کیا گیا تھا کہ سب سے پہلے ان کے سامنے جماعت کا عمومی تعارف پیش کیا جائے جو کہ خاکسار نے پیش کیا جس کے بعد ہماری سنڈے کلاس کے دو بچوں نے تقاریر کیں۔ پہلی تقریر اسلام کے تعارف پر اور دوسری تقریر قرآن کریم کے بارے میں پیش کی گئی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام تھا جو کہ ۴۵ منٹ جاری رہا۔ آخر پر مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کولمبیا یونین کالج یہاں کا ایک معروف کالج ہے اس کے عیسائی پروفیسر اپنے ۳۶ طلباء کے ہمراہ مسجد بیت الرحمان اسلامی ریسرچ کے لئے تشریف لائے۔ چنانچہ انہیں اسلام کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا جس کے بعد بڑے دلچسپ اور دوستانہ ماحول میں سوال و جواب کا سلسلہ کچھ وقت کے لئے جاری رہا۔ انہوں نے مسجد میں نمائش بھی دیکھی اور اسلام کے بارے میں لٹریچر حاصل کیا۔

یہاں کی Coles Ville Presbyteraian چرچ کے ساتھ بھی ہمارا مسلسل رابطہ ہے۔ یہ علاقہ جہاں مسجد بیت الرحمان واقع ہے یہاں بہت سے دوسرے مذاہب کی عبادتگاہیں ہیں۔ چنانچہ مختلف مذہبی لیڈر مل کر مہینہ میں ایک بار میٹنگ کرتے ہیں جس میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک میٹنگ جو کہ قریباً دو گھنٹے جاری رہی، اس میں ایک دوسرے سے مختلف سوالات ہوتے رہے تاکہ آپس میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا ہو۔ اس میٹنگ میں چھ مذہبی لیڈر شامل ہوئے۔ جماعت کی طرف سے ان سب کو احمدیہ گزٹ کا مسیح موعودؑ نمبر پیش کیا گیا۔ جس میں مسیح کی آمد ثانی اور نظریہ جہاد کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے حوالہ جات شائع کئے گئے تھے۔ نیز جماعت امریکہ نے سانحۂ ۱۱؍ستمبر کے بعد جو دو نئے پمفلٹ Understanding Islam اور Jihad and World Peace شائع کئے ہیں ان کی کاپیاں بھی سب کو پیش کی گئیں۔

عوام الناس جو کہ زیادہ تر عیسائی ہیں جب انہیں چرچوں میں جاکر اسلام کے بارے میں بتایا جائے تو اکثر وہیں سوال و جواب کر کے اپنی تشنگی دور کر لیتے ہیں اور بعض مزید تحقیق کے لئے بھی تشریف لاتے ہیں۔ لیکن پادری صاحبان کے لئے یہ پروگرام بنایا گیا کہ ایک ایک کو باری باری دعوت دے کر ان کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ چنانچہ اس طریق پر یہاں کے بہت سے عیسائی پادریوں سے رابطے کئے گئے۔

Rev Richard Kukowski کیتھولک چرچ کے پادری ہیں ان سے گفتگو ہوئی۔ اسی طرح Rev Elizbeth Lerner جو کہ یونیٹیرین چرچ کی خاتون پادری ہیں اور آجکل حضور ایدہ اللہ کی ایک کتاب کا مطالعہ بھی کر رہی ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ پھر Rev Stephen M. Anderson جو کہ یونائٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے پادری ہیں۔ انہیں تو جب بھی اسلام کے بارے میں کوئی خلش ہوتی ہے فوراً مسجد آجاتے ہیں۔ ایک اور چرچ کے پادری Rev Donald R. Kelly ہیں جنہوں نے اسلام کے بارے میں مختلف اعتراضات بھی کئے۔ ان کے علاوہ ایک افرو امریکن چرچ کی خاتون پادری جو کہ اسلام کے متعلق اس قدر متعصبانہ رویہ رکھتی تھیں کہ کسی مسلمان کو ملنا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں ان سے جب بار بار رابطہ کیا گیا تو یہ مسجد آئیں اور جماعت کا لٹریچر بھی ہمراہ لے کر گئیں۔

اسی طرح Rev Dr Ted Dure بھی جماعت احمدیہ کی مسجد کے قریب واقع ایک چرچ کے پادری ہیں۔ جو کہ نہایت شریف النفس اور بڑے احترام سے پیش آتے ہیں۔ ان کی یہ خاصیت ہے کہ ہماری کتب کے مطالعہ سے انہیں جو چیز بھی اچھی معلوم ہو اسے تمام چرچ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ جب ملنے آئے تو انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات چرچ میں ایک میٹنگ کے دوران قریباً سو افراد جمع تھے۔ ان سب کو ہمارے دو کتابچوں میں سے یعنی ”جہاد اور دنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے“ اور ”اسلام“ والے کتابچے سے اقتباسات پڑھ کر سنائے تھے اور یہ بھی کہا کہ امن کی کوششوں اور جہاد کی جو تشریح آپ نے کی ہے اس کی ہم بھرپور تائید اور حمایت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے مزید لٹریچر کا بھی مطالبہ کیا تاکہ اپنے چرچ میں باقی لوگوں کو بھی پڑھنے کے لئے دے سکیں۔ اس چرچ میں ایک دفعہ Mother day کے موقعہ خاکسار نے اسلام میں والدین کی عزت و احترام اور ان کی محبت و اطاعت کے بارے میں بتایا۔ اس وقت چرچ میں ۹۰/۸۰ کے قریب لوگ جمع تھے۔

Pastor Brian D.Melaren یہ بھی ایک نزدیکی چرچ کے پادری ہیں، ان سات پادریوں کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کی گئیں اور انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اسلام اور جہاد، امن کی تعلیم، عورتوں کے مقام وغیرہ سے متعلق اسلامی تعلیم بتاتے ہوئے اُن کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی۔

انسانی خدمت کے حوالہ سے حلقہ منٹگمری کاؤنٹی کی ایک میٹنگ تھی جس کی انچارج Becky Smith ہیں۔ انہوں نے علاقہ میں چرچوں کے لیڈر اور دوسری بعض آرگنائزیشنز کو مدعو کیا تھا جس کے لئے جماعت احمدیہ کو دعوت نامہ بھجوایا گیا۔ چنانچہ جماعت کا ایک وفد اس میٹنگ میں شامل ہوا۔

ان سب لوگوں کو ہم نے اپنے دو کتابچے دیئے اور مسجد آنے کی بھی دعوت دی۔ میٹنگ کے اختتام پر یہ بات سامنے آئی کہ اب اگلی میٹنگ کہاں رکھی جائے۔ جب سب خاموش رہے تو ہم نے مسجد بیت الرحمان میں میٹنگ رکھنے کی پیشکش کی جسے سب نے قبول کیا۔ چنانچہ علاقہ کے مذہبی لیڈر اور دوسری تنظیموں کے سربراہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور میٹنگ کی۔

PBC (پبلک ٹی وی چینل نمبر ۳۲) کا فون آیا کہ وہ ایک پینل ڈسکشن کرانا چاہتے ہیں جس میں یہودی، عیسائی اور مسلمان تینوں مذاہب کے لوگ شامل ہوں گے۔ ہمارے علاقہ کے ایک پادری صاحب نے انہیں بتایا کہ اگر آپ مسلمانوں کی صحیح نمائندگی چاہتے ہیں تو احمدیہ مسجد بیت الرحمان واشنگٹن سے رابطہ کریں۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے اس موقع پر نصف گھنٹہ کا پروگرام ریکارڈ کروایا گیا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد بار ٹی وی پر نشر ہوا۔ اس پروگرام میں امریکہ میں مذہب کی صورت حال اور ۱۱؍ستمبر کے بعد جو ردّ عمل ظاہر ہوا ہے اسے زیر بحث لایا گیا۔ اس پینل میں ABC (امریکن براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) کا نمائندہ بھی شامل تھا جو کہ رومن کیتھولک فرقہ پر فلم بنا رہا ہے اسے بھی جماعت کا لٹریچر دیا گیا اور مسجد آنے کی دعوت دی گئی۔

ایک پادری صاحب مسٹر رچرڈ کواسکی Rev Richerd Kuvowski نے بتایا کہ ۲۸ چرچوں اور یہودیوں کے بعض لیڈروں کی ایک میٹنگ ہے، آپ بھی اس میں ضرور شامل ہوں۔ جس پر جماعت کے ایک پانچ رکنی وفد نے اس پروگرام میں شمولیت کی۔ اس میٹنگ میں کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ، چیف آف پولیس، کونسل کے ممبران اور سکولوں کے بورڈ کے ممبران بھی موجود تھے۔ یہاں جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کا موقع ملا۔ اس موقع پر جو حاضری بتائی گئی وہ ۲۷۴ تھی۔ وہاں موجود چیدہ چیدہ اور اہم شخصیات کو اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ایک پریس کانفرنس میں شرکت کرنے کا بھی موقع ملا جو کہ کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ نے رکھی تھی۔ اس پریس کانفرنس میں کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ کے علاوہ چیف آف پولیس اور Hate Crime کے کوآرڈینیٹر Mr Baker، ایک یہودی راہنما، عیسائی نمائندہ اور جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں خاکسار نے پریس سے خطاب کیا۔ چیف آف پولیس اور Hate Crime کے کوارڈینیٹر مسٹر بیکر چونکہ مسجد بیت الرحمان تشریف لا چکے تھے اور جو مشکلات ہمیں ۱۱؍ستمبر کے سانحۂ کے بعد پیش آئیں اُن سے اچھی طرح واقف تھے۔ انہوں نے پریس کو اپنی بریفنگ میں ہماری مسجد کے حوالہ سے بتایا کہ یہ پرامن جماعت ہے جو ہر جگہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود میں پیش پیش ہے۔ چنانچہ مسٹر بیکر کے ان خیالات کو دو اخبارات نے شائع بھی کیا۔ یہ پریس کانفرنس منٹگمری کاؤنٹی کے لوکل چینل پر کئی مرتبہ دکھائی جا چکی ہے۔

یہاں پر موجود ایک اور ٹی وی چینل کو جب یہ کہا گیا کہ آپ بھی ہماری مسجد تشریف لائیں تو وہ اس کانفرنس کے ختم ہونے کے فوراً بعد ہمارے پہنچنے سے بھی پہلے مسجد آئے ہوئے تھے اور مسجد بیت الرحمان کے فوٹوگراف بنا رہے تھے۔ چنانچہ شام کی خبروں میں انہوں نے ہماری مسجد کی نہ صرف خبر دی بلکہ مسجد اور اس کے باہر جو بڑا بینر ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔ آویزاں ہے اس کی تصویر بھی نمایاں طور پر دکھائی۔

ایک یہودی ربائی مائیکل فیش بیک کو خاکسار نے مسجد دیکھنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ مسجد آئے، انہیں تراجم قرآن اور اسلامی لٹریچر پر مشتمل نمائش دکھائی گئی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کی عیسائیت کے بارے میں کتاب Christianity a Journey from Facts to Fiction بڑے غور اور دلچسپی سے مشاہدہ کی اور اس

کا مطالبہ کیا اور کہنے لگے کہ اس میں ضرور یہودیوں کا بھی ذکر ہوگا۔ چنانچہ اس کتاب کے ساتھ انہیں بعض اور کتب بھی دی گئیں۔

یونی ٹیرین چرچ کی ایک پادری اپنے ساتھ ۹۰ر افراد کو مسجد بیت الرحمان دکھانے کے لئے لائیں۔ ان کے لئے پہلے سے پروگرام تشکیل دیا گیا تھا۔ سب سے پہلے انہیں کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد مسجد بیت الرحمان اور وہاں پر لگائی گئی نمائش دکھائی گئی۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا اور آخر پر سوال وجواب کی ایک مجلس ہوئی۔

کولمبیا یونین کالج کے ایک پروفیسر اپنے ۱۲ طلباء کو لے کر شام ساڑھے سات بجے مسجد بیت الرحمان آئے۔ ان کے ساتھ سوال وجواب کا پروگرام ہوا۔ اس میں ۱۱ر ستمبر کے حوالہ سے اور جہاد کے بارے میں سوالات ہوتے رہے۔ اس طرح ان طلباء کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی موقع ملا۔ واپسی پر انہیں جماعت کا لٹریچر بھی دیا گیا۔

منٹگمری کاؤنٹی کے رفاہی ادارے کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہونے جماعت کا ایک وفد ان کے پروگرام میں شریک ہوا۔ جس میں جماعت کی رفاہی سرگرمیاں بیان کرنے کا موقع ملا۔ اس میٹنگ میں علاقہ کے دس پادری صاحبان اور مذہبی لیڈر شامل تھے ۔ ان سب کو جماعت امریکہ کا احمدیہ گزٹ ، مسجد کا بروشر اور عائشہ میگزین (لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کی پبلیکیشن) دیا گیا۔

کیمونٹی کونسل کی طرف سے بھی ایک دعوت نامہ موصول ہوا خاکسار جماعت کے دوستوں کو ساتھ لے کر اس میں شریک ہوا۔ یہاں پر ۳۰ کے قریب غیر مسلموں سے تعارف کا موقع ملا اور لٹریچر بھی دیا گیا۔

۲۰۰۱ء دسمبر میں کاؤنٹی ایگزیکٹو نے مسجد بیت الرحمان میں سالانہ دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا اور اس میں مذہبی لیڈروں اور عوام کو دعوت نامہ بھی انہوں نے ہی بھجوایا تھا۔ ایک سکول کے ۶۰ کے قریب طلباء بھی شامل ہوئے تھے ۔ چنانچہ اس تقریب کی رپورٹ کے ساتھ ان مذہبی لیڈروں اور سکول کے طلباء کی تصاویر بھی احمدیہ گزٹ میں شائع کی گئیں۔ جب ناظم اعلیٰ کو یہ احمدیہ گزٹ بھجوایا گیا تو ان کے سیکرٹری کی طرف سے پیغام موصول ہوا کہ کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ کی طرف سے ایک تو شکریہ قبول کریں۔ نیز اپنی اس پبلیکیشن یعنی احمدیہ گزٹ کو باقاعدگی کے ساتھ ہمارے دفتر میں بھجوایا کریں اس سے اسلام کے بارہ میں ہمیں اچھی انفارمیشن ملتی رہیں گی۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALSNEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

مسٹر ٹیڈ ڈوور جن کا ذکر اوپر بھی کیا گیا ہے انہوں نے ۹ر جون کو اپنے چرچ میں ہمارے ساتھ ایک پروگرام رکھا تھا۔ جس میں Ted Dure نے اپنی تقریر میں ۱۱ر ستمبر کے واقعہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے حاضرین کو سمجھایا کہ جب متشدد قسم کے مسلمانوں نے تہذیب یافتہ دنیا کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تو ہم امید کر رہے تھے کہ اس کے خلاف کون سے امن پسند مسلمان ہیں جو آواز اٹھائیں گے اور ان لوگوں کو چیلنج کریں گے جو قرآن کے معانی کو غلط جامہ پہنا کر اپنے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اس پر ہمیں اپنے ہمسایہ میں ایک جماعت ایسی مل گئی جنہوں نے حال ہی میں ایک کتابچہ اس عنوان پر شائع کیا ہے کہ Jihad and World Peace اس موقع پر انہوں نے اس کتابچہ سے کئی اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے اور حاضرین کو اس کتابچہ کے پڑھنے کی تلقین کی۔ یہ کتابچہ اس وقت ہمارے پاس موجود تھا۔ چنانچہ پروگرام کے بعد تمام حاضرین میں اسے تقسیم کیا گیا۔ یہ پروگرام دو سیشن پر مشتمل تھا جن کی حاضری ۳۵۰ کے قریب تھی۔

یونائٹڈ چرچ آف کرائسٹ کا ذکر بھی ہو چکا ہے۔ انہوں نے بھی ۹ر جون کو ہمیں اپنے چرچ میں دعوت دی تھی ۔ اس موقع پر احمدیت کا پیغام پہنچانے کے علاوہ یہاں پر موجود تمام احباب کو جلسہ سالانہ امریکہ میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی گئی۔ جو کہ ۲۹،۲۸ اور ۳۰ر جون کو مسجد بیت الرحمان میں ہو رہا تھا ۔ اس پروگرام میں حاضری ۱۰۰ کے قریب تھی ۔ دونوں جگہ سوال و جواب بھی ہوئے۔

مسٹر رچرڈ اور ان کے ساتھ بعض دوسرے ہم عقیدہ افراد کو جب جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کا دعوت نامہ دیا گیا تو یہ ہمیں ملنے کے لئے مسجد تشریف لائے اور کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ جب میں پہلی مرتبہ آپ کی مسجد میں آیا تو خوف محسوس کر رہا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ آیا تو زیادہ اچھا لگا اور خوف کم ہوا اور اب تیسری مرتبہ آیا ہوں تو بالکل دوستانہ ماحول ہے۔ انہوں نے کہا یہی حال دوسرے لوگوں کا ہے کہ لوگ آپ کی مسجد آتے ہوئے خوف اور جھجک محسوس کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اس کا تو بڑا اچھا حل موجود ہے۔ وہ کہنے لگے کہ کیا؟ میں نے کہا کہ جلسہ سے پہلے ہم آپ سب کو اپنی مسجد میں دعوت دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور ۱۶ر جون کو اپنے چرچ کے ایک سو دس افراد کے ہمراہ ہماری مسجد بیت الرحمان تشریف لائے۔ انہیں سب سے پہلے کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد حاضرین کو اسلام کی امن کے بارہ میں تعلیم بتائی گئی۔ بعد ازاں مسجد بیت الرحمان کا تعارف کروایا گیا اور آخر پر ایک سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اسلام کا حسین پیغام پہنچانے کی توفیق دے اور محض اپنے فضل سے ان ناچیز مساعی کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

بقیہ: نئے عہدنامہ کے الہامی مقام کا جائزہ
از صفحہ نمبر ۴

لکھا ہے:-

"Although there is a Matthew named among the various lists of Jesus disciples, more telling is the fact that the name of Levi, the tax collector who is Mark became a follower of Jesus, in Matthew is changes to Matthew.It would appear from this that Matthew was claiming apostolic authority for his Gospel through this device but that the writer of Matthew is probably anonymous."

(Biblical Literature دیکھیں زیر لفظ)

اور یوحنا کی انجیل کے متعلق لکھا ہے:-

"Irenaeus calls John the beloved disciple, who wrote the Gospel in Ephesus. Papias mentions John the son of Zebedee, the disciple, as well as another John, the presbyter, who might have been at Ephesus. From internal evidence the Gospel was written by a beloved disciple whose name is unknown. Because both external and internal evidence are doubtful, a working hypothesis is that John and the Johannine letters were written and edited somewhere in the East(perhapes Ephesus) as the product of a "school," or Johannine circle, at the end of the firest century ".

(Biblical Literature دیکھیں زیر لفظ).

متی کی انجیل کے مصنف متی حواری تھے یا نہیں؟ اس بارہ میں The Westminster Dictionary of the Bible میں لکھا ہے:

"The Question of authorship is no easy problem. There is a strong and consistent tradition in the early church that Matthew was the author. This tradition is confirmed: (1) by the conclusive evidence, furnished by the contents, that the writer of this Gospel was a Jewish Christian emancipated from Judaism; (2) by the improbability that so important a book would have been attributed to so obscure an apostle without good reason;(3) by the likelihood that a publican would keep records; by the modest way in which the writer speaks of the feast given by Matthew to Jesus".

(ch.9:10 of Luke 5:29).

"On the other hand, many scholars feel that internal evidence makes it difficult to accept this tradition of the Early Church. Matthew reproduces about 90 percent of the subject matter of Mark in language very largley identical with that of Mark. Now it is highly improbable that an apostle would have used as a major source the work of one who in all likelihood had not been an eyewitness of the ministry of Jesus. Papias, bishop of Hierapdis in Phrygia, writing C. A. D. 140, may provide a key to this problem. Eusebius (H. E. iii. 39, 16) quotes him as saying,"Matthew collected the logia(sayings, or oracles) in the Hebrew language, and each one interpreted them as he was able. This brief sentence is probably to be interpreted as follows. The Apostle Matthew (C.A.D 50) wrote down Jesus, saying in Aramaic. These sayings, with a brief frame of historical narrative were translated into Greek and thus constituted the document that scholars designate by the symbol (for German Quelle, source). This document and material from Mark and other sources were woven into what is now our First Gospel. By this hypothesis, The name Matthew, originally attached is the Aramaic source of Q, was transferred to the whole work which had incorporated it." (The Westminster Dictionary of the Bible by John D. Davis, Phd., D,LL.D., late professor of OldTestament Literature, Princeton Theological Seminary Revised and Rewritten by Henry Snyder Gehman, Phd., S.T.D Professor of Old Testament Literature and chairman of the Department of Biblical Literature Princeton theological Seminary and Lecturer in Semitic languages, Princeton University London and New York. Collins Clear Type Press. Glasgow-Toronto-Sydney and Auckland.)

یوحنا کی انجیل کے بارہ میں اسی کتاب میں لکھا ہے:-

"Like the other Gospels the Fourth does not mention the writer's name but both internal and external considerations lend some support to the traditional belief that the work was written by the Apostle John. ....It must be stated, however, that many scholars today do not feel the cogency of the above reasoning. They believe that the author of the Fourth Gospel was distinct from John the apostle, who was the witness to whose testimony the author and his followers appeal (John 19:33;21:24) The Evangelist (The author Proper) was, according to these Scholars a disciple and follower of John the son of Zabedee (the apostle) and wrote from the reminiscences and the teaching of his master, an eyewitness. His name is either unknown to us or, more likely, was John the presbyter or Elder(cf.11 John I and III John I). Thus though the Apostle John was responsible for the Gospel, it was actually written by the pen of another; it is according to this view 'the Gospel of John the Elder according to John the Apostle'."

(John The Gospel according to زیر لفظ).

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEERPARK ROAD, LONDON SW19 3TL UK.

محترم پروفیسر عباس بن عبدالقادر شہید

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا اپریل ۲۰۰۲ء میں مکرم پروفیسر عباس بن عبدالقادر شہید کی سیرت کا بیان آپ کی بیٹی مکرمہ مریم بنت عباس صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب کا تعلق صوبہ بہار کے شہر بھاگلپور سے تھا۔ آپ کے والد محترم حضرت پروفیسر عبدالقادرؓ اور آپ کے دادا حضرت پروفیسر عبدالماجدؓ کو اصحاب احمدؑ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت پروفیسر عبدالماجد صاحبؓ بہت منکسر المزاج اور جید عالم تھے۔ علی گڑھ کالج کے اوّلین اساتذہ میں شمار ہوتے تھے۔ آپؓ کا نام کالج کے سٹریچی ہال میں رقم ہے۔ انجمن حمایت اسلام کے بہترین مقررین میں سے تھے۔ آپؓ کے آباء و اجداد بخارا سے شہنشاہ جہانگیر کے زمانہ میں ہندوستان آئے تھے۔ پہلے ملتان کو اور پھر بہار کو اپنا وطن بنایا۔ آپؓ کی اہلیہ محترمہ رؤوف النساء بیگم صاحبہ بھی بہت نیک اور خداترس خاتون تھیں جنہیں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار ولیہ کے لقب سے یاد کیا۔ آپؓ کے ہاں چار بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہؓ کو حضرت مصلح موعودؓ کے عقد زوجیت میں آنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت پروفیسر عبدالقادر صاحبؓ آپؓ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے جن کا پورا نام ابوالفتح محمد عبدالقادر منظور حق تھا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے صرف ۱۳ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت عطا فرمائی اور حضرت اقدسؑ کے ارشاد کی تعمیل میں انہوں نے احمدیوں میں سب سے پہلے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ان کی شادی اپنی پھوپھی زاد محترمہ عائشہ بلقیس صاحبہ سے ہوئی اور ان کے بطن سے پروفیسر عباس بن عبدالقادر ۳۰ ردسمبر ۱۹۱۸ء کو پورنی، بہار میں پیدا ہوئے۔

محترم پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب کا بچپن پورنی میں گزرا۔ تعلیم بھاگلپور اور کلکتہ میں پائی۔ کالج کا زمانہ علیگڑھ اور پٹنہ میں گزارا۔ تاریخ کے مضمون میں ایم۔اے کرنے کے بعد آپ Ph.D. کی تیاری کر رہے تھے۔ لیکن چونکہ واقف زندگی تھے اس لئے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے تعلیم الاسلام کالج کے اجراء پر قادیان چلے گئے۔ پاکستان بننے کے بعد تعلیم الاسلام کالج لاہور سے منسلک ہوئے۔ پھر خیرپور سندھ تشریف لے گئے اور تادم شہادت (۲ ستمبر ۱۹۷۴ء) سندھ کے شعبہ تعلیم میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ساری زندگی ایک فیض رساں وجود کے طور پر گزاری۔ اپنے کئی شاگردوں کی فیس کے علاوہ، کتابوں کی خرید اور بس کے کرایہ کی ضروریات پوری کردیا کرتے تھے۔ ہمیشہ دینے میں خوشی محسوس کی۔ اپنا چندہ وصیت بھی اپریل ۱۹۷۵ء تک ادا فرماچکے تھے۔ موسم سرما میں کئی مستحق لوگوں کی اپنے کپڑوں کے ذریعہ مدد کردیا کرتے تھے۔ ہمیشہ تقویٰ کو پیش نظر رکھا اور کئی بار حکام بالا کی ناراضی بھی مول لی۔ ہمیشہ انسانیت کا درد محسوس کیا۔ کئی کالجوں میں بطور پرنسپل تعینات رہے اور ہر جگہ طلباء میں عزت کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ کئی طلباء کو فارغ اوقات میں بغیر فیس کے پڑھایا کرتے۔

آپ احمدیت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ تبلیغ کے لئے خاموش نمونہ پیش کرنے کے قائل تھے۔ تاہم لٹریچر بھی دیتے اور تبادلہ خیال بھی کرتے۔ کئی افراد کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے ہدایت عطا فرمائی۔

خود شعر نہیں کہتے تھے لیکن ذوق بہت اعلیٰ تھا۔ گھر میں اکثر روایتی محفل مشاعرہ منعقد ہوتی۔ تلاوت قرآن کریم سے بھی بہت شغف تھا۔ ہر غلط بات کو پوری جرأت کے ساتھ غلط کہتے۔ ایک بار ذوالفقار علی بھٹو جو ایوب خان کی حکومت کے وزیر تھے، خیرپور آئے اور ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کوئی خلاف واقعہ بات کہہ دی۔ آپ نے فوراً اٹھ کر اُس بات کی تردید کی اور صحیح بات بیان کی۔ آپ کے بارہ میں محترم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب نے اپنی ایک نظم سے بالکل ٹھیک کہا تھا

مَیں روحِ عصر ہوں نہ مجھے موت سے ڈرا
میری ادا کو جان مجھے ماپ تول بھی

اپنے ملازموں کے جذبات کا بہت خیال رکھتے، اُن کے کاموں میں اُن کی مدد کرتے اور اُن کے نام کے ساتھ "صاحب" کا لاحقہ لگاتے۔ مختلف گروہوں کے تعلق رکھنے والے لوگ آپ کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ سندھ کے لسانی فسادات کے دوران ہر کالج ہنگاموں کی زد میں آیا لیکن آپ کے کالج میں کبھی کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ آپ کی شہادت سے کچھ عرصہ قبل مجھے خواب میں واضح طور پر دکھایا گیا کہ گویا آپ شہید ہوچکے ہیں۔ اُس وقت آپ خیرپور میں تھے جبکہ باقی گھر والے حیدرآباد میں رہتے تھے۔ اگست ۱۹۷۴ء میں جب آپ ملنے گھر آئے تو آپ کے بھائی پروفیسر ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب نے کہا کہ اب آپ واپس نہ جائیں، مجھے انشراح نہیں ہے۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ مجھے جانا ہی ہوگا۔ آپ چلے گئے لیکن اس کے بعد بہت بے چینی رہی۔ ۲ ستمبر کی رات خیرپور کے ڈپٹی کمشنر نے آپ کے بھائی کو فون کرکے بتایا کہ آپ خیرپور میں حرکت قلب بند ہوجانے سے وفات پاگئے ہیں اور آپ کی نعش لینے کیلئے کسی کو خیرپور آنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ حیدرآباد بھجوائی جارہی ہے۔ رات گئے ایک ٹرک کے ذریعہ نعش حیدرآباد پہنچی جو سخت گرمی کے باوجود لحافوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ آپ کے ایک ساتھی نے بتایا کہ انہیں علم نہیں کہ آپ کی وفات کیسے ہوئی تھی۔ جب غسل دیا جانے لگا تو آپ کے چھوٹے بھائی پروفیسر ڈاکٹر زید بن عبدالقادر صاحب نے آپ کے جسم پر زخموں اور تشدد کے نشان دیکھے۔ اس پر پوسٹ مارٹم کروایا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو جسم اور سر پر کئی گولیاں ماری گئی ہیں۔ جب آپ کی تدفین حیدرآباد میں ہوئی تو شرپسندوں کی وجہ سے میت کو قبرستان سے نکال کر ربوہ لے جانا پڑا۔ اس دوران تفتیشی حکام نے بھی دھمکی آمیز رویہ اپنالیا۔

آپ کی وفات کا صدمہ آپ کے والد حضرت پروفیسر عبدالقادر صاحبؓ نے بڑی ہمت سے برداشت کیا۔ صرف ایک بار آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بار خواب میں مجھے جنت کے پھلوں میں سے پھل پیش کئے گئے تو مَیں حیران ہوا کہ مجھ گناہ گار سے کونسا ایسا عمل سرزد ہوا کہ خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہوا۔ عباس کی شہادت کے بعد مجھ پر یہ تعبیر واضح ہوئی کہ شہید اولاد جنت کے پھلوں سے تعبیر کی جاتی ہے۔

حضرت حکیم مولانا عبیداللہ بسملؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۸ اپریل ۲۰۰۲ء میں حضرت حکیم مولانا عبیداللہ بسمل صاحبؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت حکیم عبیداللہ بسمل صاحب ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے اور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۸ء کو آپؓ نے وفات پائی۔ آپؓ بیسویں صدی کی ایک ممتاز علمی شخصیت تھے۔ آپؓ کو بلند پایہ فارسی کلام کے زاویہ نگاہ سے "فردوسی ہند" قرار دیا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ آپؓ کی کئی تصانیف ہیں جن میں سے پانچ کا ذکر "تذکرہ شعرائے پنجاب" میں درج ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ایران کے ملک الشعراء سنجر نے آپؓ سے ملاقات کرنے اور آپؓ کے اشعار کا مطالعہ کرنے کے بعد کہا: خدا کی قسم! مَیں اس سے بہتر نہیں کہہ سکتا۔

برصغیر میں آپؓ کی جلیل القدر علمی خدمات سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ نے کئی مشہور لائبریریوں تک رسائی حاصل کرکے اپنی علمی پیاس بجھائی اور سات سال کی محنت صرف کرکے ایک کتاب "ارجح المطالب" مرتب کی۔ اصطلاحات و محاورات جدیدہ اخذ کرکے ایک کتاب "ترجمان فارسی" بھی مرتب کی جو پنجاب کے مدارس کے تعلیمی نصاب میں بھی شامل رہی نیز اس پر ایسے علم دوست احباب نے ریویو لکھے کہ اسے بک کمیٹی کی طرف سے تین سو روپیہ انعام بھی دیا گیا۔ اسی طرح "مسدس مدوجذر اسلام" بھی تحریر کی جس نے بہت شہرت حاصل کی۔ ایک کتاب "فارسی بول چال" بلوچستان کے سرکاری سکولوں کے نصاب میں شامل رہی۔

جب پادری لیفرائے نے "زندہ نبی" کے عنوان سے اشتہار نکالا اور تمام اسلامی فرقوں کو جواب کی دعوت دی تو صرف حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اُس کو جواب دیا اور قرآن و حدیث و انجیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کردی۔ اس پر حضرت بسملؓ احمدیت کی طرف مائل ہوئے اور کئی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے قادیان پہنچے۔ حسن اتفاق سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید بھی اُسی روز قادیان تشریف لائے تھے۔ حضرت بسملؓ چند روز قادیان ٹھہرے اور پھر رخصت طلب کی تو حضورؑ نے فرمایا کہ غزل گوئی اور قصیدہ گوئی چھوڑ دو، کوئی مثنوی لکھو، تمہارا یہی جہاد ہوگا۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں شعراء کا جہاد یہی ہوتا تھا۔ چنانچہ آپؓ نے اُس روز سے غزلیں چھوڑ دیں اور صرف دینی نظموں تک خود کو محدود کرلیا۔

قادیان میں آپؓ نے تعلیم الاسلام کالج میں فارسی کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمت سرانجام دی، کتاب "تذکرۃ الشہادتین" کا فارسی ترجمہ کیا۔ پھر کچھ عرصہ رامپور میں رہے اور کتاب "حق الیقین" رقم کی۔ لیکن وہاں حالات اس قدر تنگ ہوگئے کہ زبانی ایذادہی کے علاوہ سنگ باری بھی ہونے لگی۔ دھمکیاں دی جانے لگیں۔ آخر آپؓ واپس قادیان آگئے۔ پھر بھوپال کا سفر بھی کیا اور وہاں دو کتب مزید لکھیں۔

حضرت مولانا عبیداللہ بسمل صاحبؓ بہت خوش اخلاق اور وسعت قلب کے مالک تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کے کلام کے بارہ میں فرمایا: "ان کا کلام تو فردوسی کے کلام کا نمونہ ہے۔"

ماہنامہ "مصباح" ربوہ اپریل ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت مکرم محمد ہادی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

فیصلہ یوں تو عدالت بھی سنا دیتی ہے
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے
آدمی لاکھ تمناؤں میں ہر دم کھیلے
موت آ جائے تو ہر چیز مٹا دیتی ہے
منفرد ہوتی ہے کردار میں ہادی وہ قوم
گالیاں سن کے جو دشمن کو دعا دیتی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
20/12/2002 – 26/12/2002

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 20th December 2002
20 Fatah 1381
15 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00	Yassarnal Qur'an: Correct pronunciation of the Holy Qur'an. Programme no. 46
01:30	Majlis-e-Irfan: Question and answer session in Urdu. Rec: 04.01.02
02:10	Spotlight: Taleem-ul-Qur'an & Hadhrat Khalifatul Masih I. Programme no. 1.
02:40	MTA Sports: Video report annual games Jamiyya Ahmadiyya Rabwah.
03:20	Around the Globe: A documentary on the Grand Canyon.
04:15	Seerat-un-Nabi: A discussion on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). Programme no. 71.
05:00	Homoeopathy Class: Class no. 106.
06:05	Tilaawat, MTA-News.
06:35	Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Arabic guests. Session no. 412 Rec. on 09.06.98.
07:35	Saraiki Service: A discussion on Seerat-un-Nabi (saw). Programme no. 27
08:40	Majlis-e-Irfaan: Q/A Session in Urdu. Rec. 04.01.02
09:20	Spotlight: ®
10:15	Indonesian Service: Variety of programmes in the Indonesian language.
11:15	Seerat-un-Nabi: An Urdu discussion on the Holy Prophet (saw). ®
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.
13:00	Friday Sermon: Delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
14:00	Bengali Mulaqaat: A sitting with Bengali speaking guests. Rec. 03.09.02
14:25	Spotlight: A speech on the ocassion of Tarbiyyati class Khudddam-ul-Ahmadiyya.
15:05	Friday Sermon: ®
15:20	Seerat-un-Nabi: ®
16:00	French service: Various programmes.
17:00	German service: Various programmes.
18:05	Liqaa Ma'al Arab: Session no. 412
19:05	Arabic service: Various programmes.
20:05	Yassarnal Qur'an: ®
20:35	Majlis-e-Irfaan: ®
21:15	Spotlight: ®
21:50	Friday Sermon: ®
22:05	Spotlight: ®
22:40	Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
22:55	Homoeopathy Class: Class no. 106

Saturday 21st December 2002
21 Fatah 1381
16 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
00:50	Yassarnal Qur'an: Programme no. 8
01:15	Kehkashaan: An Urdu discussion on the topic of kindness towards enemies.
02:55	Urdu Class: Session no. 499 with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
04:15	Anwar-ul-Uloom: A quiz programme. No. 8
05:00	Mulaqaat: A sitting with German friends. Rec:01.04.00
06:05	Tilaawat, MTA International News.
06:30	Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Arabic guests. Session no. 413 rec. on 10.06.98
07:30	French Service: Educational and entertaining items in the French language.
08:45	Dars-ul-Qur'an: Session no. 17 rec. on 29.01.97
10:20	Indonesian service: Variety of programmes.
11:20	Kehkashaan: An Urdu discussion.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:50	Urdu class: Session No. 49[illegible] Rec: 05.06.99
14:10	Bangla Shomprochar: Variety of programmes.
15:10	Children's Class with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad in the English language.
16:15	French Service: ®
17:25	German Service: Various Programmes.
18:30	Liqa Ma'al Arab: Session No. 413 Rec. on 10.06.98
19:30	Arabic service: Various programmes in the Arabic language.
20:30	Yassarnal Qur'an: Programme No. 8
20:55	Q&A Session by Hadhrat Khalifatul Masih IV.
21:55	Children's Class: Held in the English language.
22:55	Mulaqaat: Sitting with German friends. ®

Sunday 22nd December 2002
22 Fatah 1381
17 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00	Children's class: Held on 23.06.01- Part 2
01:30	Q&A Session: With English speaking friends held on 01.12.95
02:30	Discussion: An Urdu discussion.
03:05	Friday Sermon: ®
04:05	Tahrik-e-Ahmadiyyat: A quiz based on the history of Ahmadiyyat. Programme no. 39
05:00	Mulaqaat: A weekly sitting of Lajna with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
06:05	Tilaawat, MTA News.
06:40	Liqaa Ma'al Arab session No. 414. Rec on:11.06.98.
07:40	Spanish service: Translation of Friday Sermon recorded on 10.03.00
08:30	Mosha'irah: A recital of poetry praising the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:15	Tahrik-e-Ahmadiyyat: ®
10:15	Indonesian Service: Various Items.
11:15	Discussion: Urdu discussion.
12:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00	Majlis-e-Irfaan: Q/A Session in Urdu.
14:00	Bangla Shomprochar: Various items.
15:05	Mulaqaat: ®
16:05	Friday Sermon: ®
17:05	German Service: Various Items.
18:10	Liqaa Ma'al Arab: Session No: 414
19:10	Arabic Service: Various Items.
20:10	Children's Class: Part 1
20:40	Q&A session with Hazoor and Urdu speaking friends.
21.45	Moshaa'irah: ®
22:30	Mulaqaat: ®
23:30	Documentary: Muree Ghora Gulee by Sultan Ahmad Mubashar.

Monday 23rd December 2002
23 Fatah 1381
18 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.
01:00	Kudak: Children's programme in Urdu. Programme no 3.
01:30	Q&A Session: Held on 12.06.98.
02:30	Ruhaani Khazaa'en: A quiz in Urdu based on the books of the Promised Messiah (as).
03:15	Urdu Class No. 500.
04:20	Learning Chinese with Usman Chou.
05:00	Rencontre Avec Les Francophones:A sitting with French speaking guests.
06:05	Tilaawat, MTA News.
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Sitting with Arabic speaking guests. Session no. 415 Rec: 16.06.98
07:30	Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions'.
07:55	Spotlight: Topic 'A few memories of Hadhrat Musleh Maud (ra)'.
08:45	Q&A Session: Hazoor and English speaking friends. Rec: 12.07.98
09:45	Khutabaat-e-Imam: A quiz about the Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
10:15	Indonesian Service: A variety of programmes.
11:15	Safar Hum Nay Kiyaa: A visit to Sakardoo.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50	Urdu Class: ®
13:55	Bangla Shomprochar: Various Items.
15:00	Rencontre Avec Les Francophones: ®
16:00	French Service: Various Items.
17:00	German Service: Various Items.
18:05	Liqa Ma'al Arab: Session No.415 ®
19:00	Arabic Service: Various Items.
20:00	Kudak: ®
20:40	Q&A: Rec: 12.07.98
21:45	Ruhaani Khazaa'en: A quiz programme in Urdu.
22:25	Rencontre Avec Les Francophones: ®
23:25	SafarHum Nay Kiyaa: ®

Tuesday 24th December 2002
24 Fatah 1381
19 Shawwal 1423

00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00	Waaqifeen-e-Nau: An educational and entertaining programme for children.
01:30	Ilmi Khutabaat: An Urdu speech on 'Islam's victory over the world'.
02:30	Medical matters: A discussion on the topic of 'Neck and Shoulder pain'.
03:15	Around the Globe: A documentary on 'Application Sattelites and space exploration'.
04:15	Lajna Magazine: programme no. 39
05:00	Mulaqaat: A weekly sitting with Bengali guests. Rec: 10.09.02
06:05	Tilaawat, MTA News.
06:35	Liqa Ma'al Arab: Session No: 416 Rec: 17.06.98
07:45	MTA Sports: Basketball Final.
08:25	Spotlight: An Urdu speech on 'The blessings of Khilafat'.
08:45	Dars-ul-Qur'an: Rec. on 01.02.97
10:15	Indonesian Service: Various Items.
11:15	Medical matters: ®
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:55	Q/A Session : ®
14:00	Bangla Shomprochar: Various Items.
15:05	Mulaqaat: Sitting with German friends.
16:05	French service: Learning French. Lesson No. 35
16:30	French Service: Various programmes.
17:05	German Service: Various Items.
18:10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.416 ®
19:15	Arabic Service: Various programmes.
20:15	Waaqifee-ne-nau: An educational and entertaining programme for children.
20:40	Ilmi Khitabaat: Speech on 'The impact of Ahmadiyyat on the rest of the Islamic world'.
21:40	Around the Globe: ®
22:40	From The Archives: Friday Sermon. Rec: 28.12.90
23:40	Spotlight: An Urdu speech on 'The blessings of Kilafat'.

Wednesday 25th December 2002
25 Fatah 1381
20 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
01:00	Guldastah: Children's programme no. 8
01:30	Reply to Allegations: Rec. on 31.03.94
02:45	Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 40.
03:15	Urdu Class: With Hazoor.
04:20	Seerat Hadhrat Musleh Maud (ra): programme no. 3
05:00	From the Archives: Friday sermon Rec. on 28.12.90
06:05	Tilaawat, MTA News.
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Session no. 421 rec. on 08.07.98
07:35	Swahili Service: A discussion on thequalities of the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw). Part 1.
08:55	Reply to Allegations: ®
10:15	Indonesian Service: Various Items.
11:15	Seerat Hadhrat Musleh Maud (RA): programme no. 3
12:05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
12:50	Urdu Class: ®
14:00	Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:05	From the Archives: Rec. on: 28.12.90
16:05	Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 13.07.97.
17:05	German Service: Various Items.
18:10	Liqaa Ma'al Arab: ®
19:10	Arabic Service: Various Items.
20:25	From The Archives: F/S Rec: 28.12.90
21:25	Guldastah: ®
22:00	Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 40
22:30	Reply to allegations: Rec: 31.03.94

Thursday 26th December 2002
26 Fatah 1381
21 Shawwal 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00	Waaqifeen-e-Nau: A programme for children.
01:30	Q&A Session: Held on 01.03.98.
02:30	Photography: A series of lessons in Photography.
03.15	Canadian Horizon: Class No. 53.
04:25	Computers for everyone: Lectures on how to use a computer.
04:55	Tarjamatul Qur'an Class: No. 280 Rec: 27.10.98
06:05	Tilaawat, MTA International News.
06:30	Liqa Ma'al Arab: Session no. 422
07:30	Sindhi Muzakarah: Topic 'Hadhrat Masih Maud's (as) nearness to Allah'.
08:20	Sindhi Muzakarah: Topic: 'Importance of Salat'.
08:45	Q&A Session: ®
09:45	Sang-e-Meel: Scientific inventions and their inventors. Topic: 'History of Books.'
10:15	Indonesian Service: Various items.
11:15	Photography: ®
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50	Q&A Session: With English speaking friends.
13:55	Bangla Shomprochar: F/S Rec 11.04.97
15:00	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 27.10.98
16:00	French Service: Various items.
17:00	German Service: Various items.
18:05	Liqa Ma'al Arab: ®
19:05	Arabic Service: Daily items.
20:05	Waaqifeen-e-Nau: ®
20:35	Q&A Session: ®
21:40	Photography: ®
22:15	Sang-e-Meel: ®
22:35	Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 280
23:35	MTA Travel: The island of Capri

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, December 20, 2002 | Issue No. 51

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبہ:۱۸)

Visiga (تنزانیہ) میں احمدیہ مسجد کا افتتاح اور تبلیغی جلسے کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: مظفر احمد درانی - امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تنزانیہ میں لوگوں کے بکثرت قبول احمدیت کے پیش نظر تنزانیہ جماعت کو یکصد نئی مساجد کی تعمیر کا ٹارگٹ مرحمت فرمایا۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ نے اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملک بھر میں منصوبہ بندی کر کے تعمیر مساجد کا آغاز کردیا۔ اس سلسلہ میں چوالیسویں (۴۴ویں) مسجد کی تعمیر کی تکمیل ویسیگا (Visiga) جماعت میں ہوئی۔ یہ جماعت گزشتہ سال قائم ہوئی تھی جو دارالسلام سے موروگورو (Morogoro) جانے والی شاہراہ پر دارالسلام سے ۵۸ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ جماعت صوبہ کوسٹ کے ضلع Kibwaya میں واقع ہے۔ اس پورے علاقہ میں صرف ایک جماعت تھی یعنی Msangani۔ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں اب اس علاقہ میں دس جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک

تین جماعتوں Visiga، Mlandiza اور Vigawaza کو سنٹرز بنا کر وہاں معلمین کو تعینات کردیا گیا۔ اوّل الذکر جماعت میں پلاٹ خرید کر مسجد اور معلم ہاؤس تعمیر کردیا گیا جبکہ دوسری دو جماعتوں میں مکانات خرید کر معلمین کی رہائش اور نمازوں کا انتظام کردیا گیا۔ باقی جماعتوں کی دیکھ بھال معلمین دورہ جات کے ذریعہ کرتے ہیں۔

ویسیگا میں جماعت کے قیام پر معلم قاسم مگالو صاحب کو ایک کرائے کا مکان مہیا کیا گیا جس میں انہوں نے نمازوں کا بھی آغاز کیا۔ مقامی احباب کی دلچسپی اور استقامت کے باعث وہاں پر پلاٹ خریدا گیا اور معلم صاحب کی زیر نگرانی تعمیر کا کام شروع کروا دیا گیا۔ مسجد اور معلم ہاؤس کی تعمیر کی تکمیل کے ساتھ ہی اس کا افتتاح کا پروگرام بنایا گیا۔

ہمارا یہاں طریق ہے کہ مسجد کے افتتاح کی تقریب کے وقت تبلیغی اور تربیتی مقاصد حاصل کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ دو روزہ جلسے کا پروگرام بنایا گیا۔

تنزانیہ میں وساگا کے مقام پر نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد۔ یہ مسجد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایت پر سو مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تنزانیہ میں تعمیر ہونے والی چوالیسویں مسجد ہے۔

افتتاح اور تبلیغی جلسہ

مسجد کے افتتاح کے لئے ۱۹ر اکتوبر ۲۰۰۲ء کا دن مقرر ہوا۔ نماز ظہر و عصر خاکسار نے پڑھائی جس سے مسجد کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ نماز کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

تین بجے سہ پہر تلاوت و نظم کے بعد مکرم عثمان اونگیلے صاحب نے یہاں پر جماعت کے قیام اور پلاٹ کی خرید کی تاریخ بیان کی۔ آپ نے مکرم میجر عبدالرحمٰن صاحب کے ہمراہ بطور داعی الی اللہ اس علاقہ میں کئی دورے کر کے جماعتیں قائم کی ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے مسجد کے آداب کے حوالے سے خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم معلم عبداللہ امبانگا صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کی آمد" اور مکرم معلم علی راشدی صاحب نے "اسلام کی امتیازی شان" کے موضوعات پر خطاب کیا۔ پھر مغرب تک مجلس سوال و جواب ہوتی رہی۔ جس میں علاقہ سے آئے ہوئے مہمان دوست تحریری اور زبانی سوالات پوچھتے رہے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔

صبح دس بجے دوبارہ تبلیغی اجلاس شروع ہوا۔ "اسلام میں برکات نبوت" پر مکرم معلم عبداللہ امبانگا نے بھرپور خطاب فرمایا جس کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ یہ سلسلہ دو بجے تک چلتا رہا۔ اختتامی خطاب میں خاکسار نے ایک سوال کے حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے معجزات بیان کئے اور دعا کے ساتھ یہ تبلیغی جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

دارالسلام جماعت سے پچاس احباب دو گاڑیوں کے ذریعہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ دیگر قریبی جماعتوں سے بھی نمائندگان شامل ہوئے۔ اس طرح جلسہ کی کل حاضری ۲۱۰ تھی۔

احباب جماعت تعمیر مساجد کے اس تسلسل اور خوبصورت مسجد کی تعمیر پر خوش اور خدا کے حضور شکرگزار تھے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دعاگو تھے کہ انہیں کی ہدایت و رہنمائی میں یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ اپنے مخلص عبادتگزاروں سے آباد رکھے۔

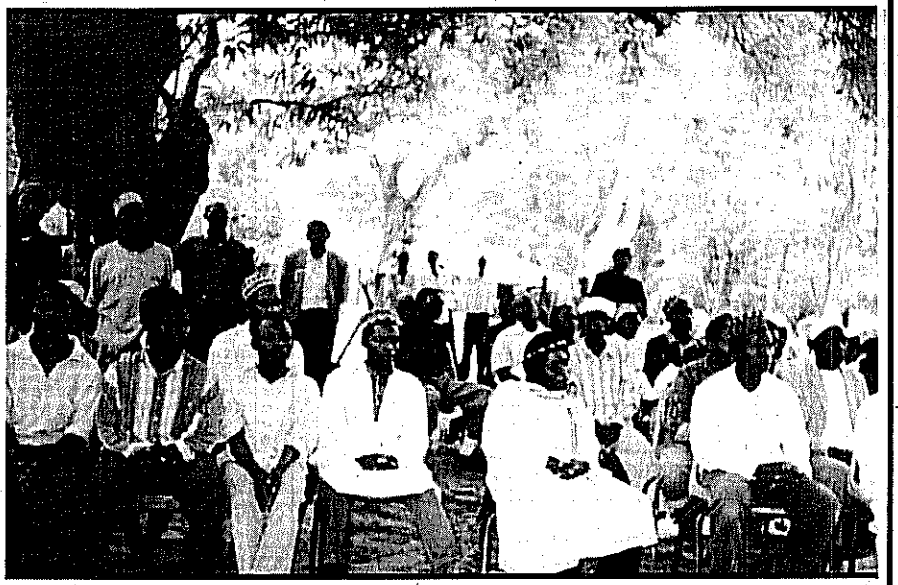

مسجد وساگا کے افتتاح کے موقع پر تبلیغی جلسہ کا ایک منظر

حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے کی تڑپ

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت "مرزا ایوب بیگ صاحبؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اتنی تڑپ تھی کہ کوئی مہینہ نہ گزرتا تھا جس میں ایک دو مرتبہ حضور کی زیارت سے مشرف نہ ہو آتے تھے۔ جب دو چار روز کی رخصت ہوتی قادیان جاگزارتے، اسی طرح موسم گرما کی دو اڑھائی ماہ کی تعطیلات کا اکثر حصہ بھی بسا اوقات۔ مرحوم صرف اتوار کے دن کے لئے قادیان کے لئے پیدل روانہ ہوجاتے اور سارا دن قادیان رہ کر شام کو پیدل واپس چلے جاتے۔ بارش کے طوفان، آندھی، جھکڑ کی کبھی پرواہ نہ کرتے اور کئی دفعہ بارش میں بھیگتے ہوئے پہنچتے۔ چونکہ بارش کے ایام میں قادیان جزیرہ نما بنا ہوا ہوتا تھا اس لئے کمر تک پانی میں گزر کر قصبہ میں آنا پڑتا۔ کئی دفعہ لاہور سے ایک قافلہ کی صورت میں احباب قادیان کے لئے روانہ ہوتے تو بٹالہ سے آگے جہاں سے پیدل چلنا ہوتا تھا، مرحوم کمزور اور ضعیف العمر احباب کا سامان خود اٹھالیتے۔ یکہ کرایہ پر لیتے اور دیکھتے کیا کوئی بھائی مفلس یا کمزور ہے تو اسے سوار کر کے خود پیدل چل پڑتے۔ آپ مضبوط جسم کے تھے یہ بھی سنا گیا ہے کہ بعض اوقات تھکے ہوئے ضعیف العمر احباب کو راستہ میں اپنی کمر پر بھی اٹھالیتے۔ قادیان جاتے ہوئے تیز راستہ میں درود و استغفار پڑھتے اور قادیان نظر پڑنے پر مسنون دعا پڑھتے تھے"۔ (اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۷۹)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔